REGISTED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION. NO. P/GDP-3

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۳۶ | شمارہ ۴۹

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر ہوائی ڈاک ۱۹۰ روپے / بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian 143516

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۸ ہجری ۔ ۳ فتح ۱۳۶۶ ہش ۔ ۳ دسمبر ۱۹۸۷ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور پر نور بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے دل و جان سے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور حضور انور کو مقاصد عالیہ میں فائز المرامی عطا فرمائے آمین۔ ٭۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور عظیم الشان اغراض و مقاصد

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح پرور ارشادات کی روشنی میں

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیانواں (۹۶) جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت کو اس سراسر روحانی اجتماع میں شریک ہونے اور اس سے کماحقہ استفادہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اس عظیم الشان جلسہ کی عظمت و اہمیت کماحقہ مستفید ہونے کے بارے میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:—

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا۔ اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے باعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے خرچوں کو اپنے اوپر روا کر سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ تو میری رائے میں تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔

٭۔ اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

٭۔ نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بارگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

٭۔ ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد اور تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

٭۔ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔

٭۔ تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی (باقی صفحہ ۱۴ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۶ ہش کو بمطابق ۱۹۸۷ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جماعت کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال و انوار و برکات نازل فرمائے آمین۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

... فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

ربنا اللہ خشکہ سلامہ (در عنایت اللہ)
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ فتح ۱۳۶۶ ہش

تاریخ اپنے اوراق کو دہراتی ہے

ضیاء سرکار کی نہایت ظالمانہ کاروائیوں کی نسبت پر مشتمل ماہرین قانون کے بین الاقوامی کمشن کی جو رپورٹ اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ پر کئے گئے مظالم کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ:۔

"مذہبی اقلیتوں کی آزادی میں بھی کھلی کر مداخلت کی جاتی ہے۔ اس کا سب سے بڑا نشانہ احمدیوں کو بنایا جاتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ بات کافی تشویشناک ہے کہ حکومت اقلیتوں کے گرجاؤں اور عبادت گاہوں پر کئے جانے والے حملوں کو روکنے سے قاصر رہتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ احمدیوں کو اپنی مذہبی آزادی کے مسلسل سلب کئے جانے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حالانکہ حکومت کی طرف سے انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ ان کی مذہبی آزادی کا احترام کیا جائے گا۔ تاہم اس کی بنیاد یہ ہے کہ وہ اپنے ضروری ارکان ادا کرنا ترک کر دیں۔ انہیں کس طرح کی مذہبی آزادی دی جاتی ہے۔ جو ایک ایسے مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ جو ان کا اپنا مذہب نہیں ہے۔ رپورٹ میں الزام لگایا گیا ہے کہ حکومت نے احمدیوں کی جان و مال اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنے کے لئے سنجیدگی سے کوشش نہیں کی"

(روزنامہ ملاپ جالندھر ۸ نومبر ۱۹۸۷ء)

اسی غیر جانبدارانہ رپورٹ سے ثابت ہوتا ہے کہ سربراہ پاکستان جماعت احمدیہ کی مذہبی آزادی کو جبر و تشدد کے ذریعہ سے سلب کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ بدقسمت آمر جماعت احمدیہ کے خلاف وہی موقف اختیار کئے ہوئے ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے خلاف رؤسائے قریش اختیار کئے ہوئے تھے۔ بنیادی اختلاف یہی تھا کہ قریش مکہ مسلمانوں کو اسلام پر قائم رہنے اور کلمہ پڑھنے کا حق نہیں دیتے تھے اور مسلمان اسلام اور کلمہ طیبہ سے وابستہ رہنے کے لئے ہر قربانی پیش کرتے چلے جا رہے تھے اسی بنیادی اختلاف کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تیرہ سال تک مکی زندگی میں قریش مکہ کے مظالم کا تختہ مشق بنے رہے۔ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے وہاں بھی قریش مکہ نے لرزہ پیدا کرنے والی دھمکیوں اور حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا تب باذن الٰہی مسلمانوں کی طرف سے بھی دفاعی جنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور یہ سلسلہ بہت طویل ہو گیا اسلام جو مذہبی رواداری اور آزادی ضمیر کا حامی اور مذہب کے نام پر جبر و تشدد کے سخت خلاف ہے اور لا اکراہ فی الدین کا سبق دیتا ہے اور مذہبی آزادی کا ایسا حامی ہے کہ من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر کہ جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔ اس نہایت پیارے مذہب کے متبعین کو مجبوراً دفاعی جنگیں لڑنا پڑیں۔ اور یہ تمام جنگیں صرف ایک بنیادی اختلاف پر لڑی گئیں کہ قریش مکہ جبر و تشدد کے ذریعہ مسلمانوں کا مذہب بدلنا چاہتے تھے اور مسلمان اس جبر و تشدد کے سامنے جھکنے کو تیار نہ تھے انہوں نے سوکھی گاجر کی طرح اپنی گردنیں کٹوا دیں مگر اسلام اور کلمہ طیبہ کا دامن نہ چھوڑا آج بھی یہ معرکہ حق و باطل سرزمین پاکستان میں زیر عمل ہے۔ اور تاریخ اپنے اوراق کو دہرا رہی ہے کہ سربراہ پاکستان کی زیر قیادت حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کے خلاف قریش مکہ کا موقف اپنائے ہوئے ہے کہ یہ بدقسمت لوگ جماعت احمدیہ کو اسلام اور کلمہ طیبہ سے الگ کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ اس راہ میں کلمہ طیبہ کی حفاظت اور احترام کے لئے ہر طرح کی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ قریش مکہ اسلام اور کلمہ طیبہ کا انکار کر کے ایسا کرتے تھے اور یہ بدقسمت قوم کلمہ اور اسلام کا اقرار کر کے ایسا کر رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی مخالفت کی آڑ میں کلمہ طیبہ پر سیاہی پھیرنے۔ اس کے بیج نوچتے اور کھلے عام کلمہ طیبہ کی توہین کرتے ہیں۔ اور کلمہ کی حفاظت کرنے والوں کو سزائیں دے رہے ہیں اور اتنا نہیں سوچتے کہ کلمہ طیبہ تو وہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے جو تمام مسلمان پڑھتے ہیں۔ اور یہی کلمہ طیبہ پڑھ کر تو وہ خود بھی مسلمان کہلاتے ہیں پھر کوئی بھی کلمہ کی توہین کرنے کا کیا معنے؟

پہلے کہتے تھے ان کا کلمہ اور ہے اب جب معلوم ہوا کہ یہ وہی کلمہ ہے جو سب مسلمان پڑھتے ہیں تو اس پر سیاہی پھیرنے اور اس کی توہین کرنے پر اتر آئے ہیں اور ان کے علماء جب کلمہ مٹانے جاتے ہیں تو نہایت بے شرمی سے یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ۔

کلمہ مٹانے آئے ہیں کلمہ مٹا کے چھوڑیں گے۔

بہرحال جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا احمدی تو اپنے موقف سے ذرہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے اور بچہ بچہ احمدی اپنا سب کچھ قربانی کر دے گا مگر توحید الٰہی اور رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن اور کلمہ طیبہ کا ورد ہرگز نہیں چھوڑے گا۔ اور اسی طرح احمدیت بھی فتحیاب ہوگی۔ جس طرح آج سے چودہ سو سال قبل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اسلام اور کلمہ کی حفاظت کرتے ہوئے کامیاب ہوئے تھے ؎

پھولیں پھلیں گے ہر سو کلمہ پڑھانے والے
مٹ جائیں گے جہاں سے کلمہ مٹانے والے

بہرحال ہم پاکستان کے سربراہ اور ان کے کلمہ طیبہ مٹانے والے اور توہین کرنے والے اہل کاروں سے اتنا ہی کہیں گے ؎

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو! کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ۔

(عبد الحق فضل قائمقام ایڈیٹر)

نذرانۂ عقیدت بحضور امام زمانؑ

مسلمانوں پہ جب ادبار و نکبت کا مقام آیا
تو دیں کی استقامت کے لئے مہدی امام آیا
وہ عیسیٰ اسی جس کی خبر آقا نے خود دی ہے
وہ جس کے واسطے پہلے سے آقا کا سلام آیا
وہ جس کی استعانت کے لئے فوج ملک اتری
وہ جس کی دستگیری کے لئے شیریں کلام آیا
وہ جس کے واسطے شمس و قمر نے بھی گواہی دی
وہ امت کا مسیحا۔ قوم مسلم کا امام آیا
وہ کندن بن گیا عشق محمد میں فنا ہو کر
فدائے نام احمد بن کے احمد کا غلام آیا
گذارے دین کی غیرت میں روز و شب جس نے
وہ خادم دین حق کو جو ہمیشہ تیز گام آیا
وہ آیا بن کے پیغام اجل دجل کلیسا کو
صلیبیں ٹوٹ کر گرنے لگیں جب اس کا نام آیا
بنائی کشتی نوح ایک جہاں کی رستگاری کو
مٹانے دین کو بن کر وہ تیغ بے نیام آیا
پیام مرگ سب باطل خداؤں کے لئے لایا
دوبارہ دین میں راشد خلافت کا نظام آیا
مسیحا آ گیا بیمار امت کو شفا دینے
ڈنکے سے دین حق فتح و نصرت کا پیام آیا
اٹھو آئے مومنو تم سجدہ گاہوں کے مصلوں پہ
مبارک ہو کہ امت کے لئے وقت قیام آیا

(از مکرم [illegible] ملک [illegible] جماعت [illegible] حیدرآباد سندھ)

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۲۳ اخاء/اکتوبر ۱۹۸۷ء)

خطبہ جمعہ

اگر ہر فرد سوسائٹی کا اپنے آپ کو اس بات کا پابند کرے کہ بات کرنے والا خواہ کوئی بھی ہو

افواہ پھیلانے والی بات ہے تو میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اسے افسران متعلقہ تک ضرور پہنچاؤں گا

ایسی سوسائٹی بیماریوں کے پھیلنے سے بالکل بالا ہو جاتی ہے اور محفوظ ہو جاتی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ ر تبوک ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبد الحمید غازی صاحب ۱۶ اے گریسن ہال روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورۃ النساء کی ۸۴ ویں آیت کریمہ کی تلاوت کی۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ
وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ
الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا

فرمایا ترجمہ یہ ہے:-

"اور جب بھی ان کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی بات پہنچے وہ اُسے مشتہر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ جب اُن تک کوئی بات پہنچی تو انہوں نے مشتہر کرنے کی بجائے اللہ کے رسول یا اُس کی طرف اُس بات کو لوٹا دیا جو صاحب امر ہو ایسی صورت میں جو صاحب علم لوگ ہیں وہ ان باتوں کا تجزیہ کرتے ہیں اور پھر ان سے استنباط کرتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ کیوں ایسی باتیں پھیلائی جا رہی ہیں اور ان کی حقیقت کیا ہے اور اگر خدا کا خاص فضل تم پر نہ ہوتا اور اُس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً تم میں سے اکثر لوگ شیطان کی پیروی کرنے لگ جاتے۔"

دنیا میں جتنی بھی بیماریاں ہم دیکھتے ہیں یا نہیں دیکھتے، موجود پاتے ہیں یا نہیں موجود پاتے، بنیادی طور پر خواہ ہمارے علم میں ہوں یا نہ ہوں، ہر قسم کی بیماریوں کے بیج دنیا میں ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔ کچھ جراثیم کی صورت میں، کچھ دیگر اسباب اور محرکات کی صورت میں۔ اور بیماری کے اسباب موجود ہونے کا نتیجہ یہ نہیں نکلتا کہ ہر وقت وہ بیماری ہر انسان کو لاحق ہو۔ جس فضا میں ہم سانس لے رہے ہوتے ہیں، بسا اوقات اسی فضا میں کوڑھ کے جراثیم بھی ہوتے ہیں، سِل کے جراثیم بھی ہوتے ہیں۔ نزلے زکام اور فلو کے جراثیم بھی ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی امراض کے بیج موجود ہوتے ہیں۔ جنکے تصور سے بھی ہم خوف کھاتے ہیں۔ اگر ہمیں معلوم ہو کہ وہ سانس جو ہم لے رہے ہیں اُن میں کتنے جراثیم ہیں اور کس کس نوعیت کے ہیں تو خوف سے کمزور دل آدمیوں کی زندگی اجیرن ہو جائے۔ ہر سانس پر ان کو دھڑکا لگ جائے۔ وہ پانی جو ہم پیتے ہیں اگر اُس کے اندر موجود مختلف قسم کے جراثیم کا ہمیں علم ہو جائے تو

ہر گھونٹ تشفی کی بجائے ایک خوف کی آگ لگا دے

تو اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ اگرچہ خطرات کے مواقع ہر جگہ موجود ہیں اور ہر طرف سے انسان کو گھیرے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم اُن سب بیماریوں کا شکار نہیں ہوتے۔ ہاں ہم میں سے جو کمزور ہیں، وہ قلیل تعداد، وہ اُن بیماریوں کا شکار ہو بھی جاتی ہے۔ جیسے دنیا میں یہ نقشہ ہے ویسے ہی روحانی اور مذہبی دنیا میں بھی ہمیں یہ نقشہ نظر آتا ہے۔ بیماری کے پھیلنے کے لئے محض جراثیم کا ہونا کافی نہیں۔ جراثیم تو ہمیشہ موجود ہی رہتے ہیں۔ اور بھی کئی ایسے عناصر ہیں جن کی ضرورت پڑتی ہے اور جب وہ سب اکٹھے ہو جائیں تو عام معمولی دکھائی دینے والی بیماریاں بھی نہایت خوفناک قسم کی صورتیں اختیار کر جاتی ہیں۔ پیچش سے لوگ مرنے لگتے ہیں، نزلے سے لوگ مرنے لگتے ہیں۔ اسہال عام دنیا میں ہوتے رہتے ہیں لیکن جب یہ بیماری وبا کی شکل میں پھیلتی ہے تو نہایت ہی خوفناک صورتیں

"آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ صفحہ ۴۸)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۲ بی رابندرا سرانی، کلکتہ ۷۰۰۰۰۷
فون:- 27-0441
گرام:- GLOBEXPORT

اختیار کر جاتی ہے۔

تو فضا کا ہونا بھی ضروری ہے۔ موسم گرمی اور سردی، خشکی اور تری یہ ساری چیزیں اس میں ایک کردار ادا کرتی ہیں۔ مگر انسان کا اپنا ردِ عمل، اس کے اندر خدا تعالیٰ نے جو مقابلے کی توانائی رکھی ہے، اس کی کیفیت اسی کی اس وقت کی حالت ہے جس وقت وہ بیماری پنپ رہی ہے۔ یہ سارے امور مل کر بعض دفعہ بیماریوں کو ابھار کر منظر عام پر لے آتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کو دبا کر نظروں سے بالکل غائب کر دیتے ہیں لیکن بالعموم خدا کی یہ تقدیر کارفرما دکھائی دیتی ہے کہ

اگر خدا کا فضل اور رحمت شامل حال نہ ہوتے

تو ہم میں سے اکثر ان مادی شیطانوں کا شکار ہو جاتے۔

پس جیسا کہ میں نے بیان کیا، روحانی دنیا میں بھی ایسی ہی کیفیتیں ہوا کرتی ہیں اور جس طرح ان بیماریوں سے بچنے کے لئے دنیا کے اہل علم ان کی نشان دہی کرتے ہیں، خطرات سے پوری طرح متنبہ کرتے ہیں، PRECAUTIONARY MEASURES یعنی حفظ ماتقدم اقدامات، جو پیش بندی کے طور پر کئے جاتے ہیں ان سے متعلق آپ کو بتاتے ہیں۔ اور بہت سی ایسی بیماریوں سے انسان اس علم کی بناء پر بچ سکتا ہے کہ وہ بیماریاں کیا ہیں، کہاں کہاں پائی جاتی ہیں، کس طرح پھیلتی ہیں اور ان سے دفاع کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

قرآن کریم ایسی کامل، روحانی امراض کی شفا کی کتاب ہے کہ جس میں صرف بیماریوں میں مبتلا ہونے کے بعد شفا کے گر نہیں سکھائے بلکہ بیماریوں میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی ان کے متعلق ہر قسم کے احتمالات سے ہمیں متنبہ کر دیا۔ اس تفصیل سے ہر روحانی مرض، خواہ وہ انفرادی ہو یا قومی ہو، اس کے اوپر روشنی ڈالی ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایک بیماری ان بیماریوں میں سے ایسی ہے جو قوم کے مورال (MORALE) (حوصلہ، خود اعتمادی) کو گرانے والی ہے۔ قوم کو مایوس کرنے والی ہے اور خطرات یا شدید ابتلاؤں کے وقت اگر وہ کسی قوم کو لاحق ہو تو ان کی تقدیر کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ جیتی ہوئی قومیں بھی بعض ایسی روحانی بیماریوں کا شکار ہو کر بازیاں ہار جایا کرتی ہیں چنانچہ جرمن قوم نے جنگ کے دنوں میں جو ففتھ کالم (FIFTH COLUMN) کا تصور پیش کیا وہ یہی تھا کہ سب سے طاقتور حملہ کسی

قوم کے مورال (خود اعتمادی) پر ہوا کرتا ہے

اس لئے ایسے خفیہ ایجنٹ ہر جگہ پھیلا دیئے جائیں جو دن رات، صبح شام باتیں کر رہے ہوں ہر قسم کی، اور ان میں ایسی باتیں بھی شامل ہوں جو بالارادہ قوم کے حوصلے کو گرانے والی ہوں، اپنے مقصد سے مایوس کرنے والی ہوں۔ ان لوگوں پر عدم اعتماد پیدا کرنے والی ہوں جو ان کے راہنما ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں میں ان کے انتظامی امور ہوتے ہیں۔ اپنے افسروں سے بد دل کرنے والی، اپنے ماتحتوں سے بد دل کرنے والی، غرضیکہ باقاعدہ ایک سازش کے نتیجے میں اور ایک فکر کے نتیجے میں، ایک باقاعدہ پلان PLAN بنائی جاتی تھی اور اس کے مطابق پھر ان افواہوں کو پھیلایا جاتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جبکہ بڑی تیزی کے ساتھ عرب سوسائٹی انتہائی شدید قسم کی روحانی بیماریوں سے نکل کر ایک عظیم الشان صحت مند دور میں داخل ہو رہی تھی اور بڑی تیزی کے ساتھ روحانی ترقی کر رہی تھی۔ اس وقت بھی اس قسم کے منصوبہ بندی کے ساتھ کئے جانے والے حملے مسلمان سوسائٹی پر ہو رہے تھے۔ کچھ حملے تو تلوار اور تیر کے حملے تھے جو نظر آ جاتے تھے۔ اس کے علاوہ مدینے میں ہر طرف افواہیں پھیلانے والے موجود تھے۔ شرارت کرنے والے موجود تھے۔ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اعتماد اٹھانے والی باتیں کرنے والے موجود تھے۔ آپ کی ازواج مطہرہ یعنی امہات المومنین پر حملہ کرنے والے لوگ موجود تھے۔ مومنوں کے متعلق عموماً بدزبانی کرنے والے اور ایسی باتیں پھیلانے والے موجود تھے جس سے خود مومنوں کی جماعت کا مومنوں کی جماعت کے متعلق اطمینان ختم ہو جائے اور اعتماد اٹھ جائے۔ اور ان سب باتوں کو قرآن کریم نے محفوظ فرمایا ہے۔

جو آدمی عام سرسری نظر سے دیکھنے والا ہو اس کو ضرور تعجب ہوتا ہے کہ کیا ضرورت تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مومنوں اور مسلمانوں اور مدینے میں رہنے والوں کے متعلق یہ نقشے کھینچنے کی۔ بعض نقشے ایسے خوفناک نظر آتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ اچھا اس زمانے میں بھی یہ باتیں ہوا کرتی تھیں۔

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ یہ

قرآن کریم کی سچائی کے دلائل میں سے ایک عظیم دلیل ہے

سچائی کی کتاب ہے، کسی چیز پہ پردہ نہیں ڈالتی، ہر بات کو محفوظ کرتی ہے۔ اور سچی اور حقیقی تاریخ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی میں بھی بیمار لوگ ہوتے ہیں اور اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی کو بیمار دکھانے والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ اچھے لوگوں کو برا کہنے والے بھی ہوتے ہیں اور بروں میں اچھے بھی دکھائی دیتے ہیں ہر قسم کے پہلو جو ایک سوسائٹی میں جو ترقی کر رہی ہے، صحت یا عدم صحت کے موجود ہیں، وہ سارے قرآن کریم میں محفوظ فرما دیئے ہیں اور جو بیماریاں پھیلانے کا ذکر ہے ان میں ایک ایسی چیز ہے جس کو خاص طور پہ میں نے آج کے لئے چنا ہے۔ وہ یہی ہے کہ بعض لوگ سادگی سے عادۃً اس بات کے عادی ہوتے ہیں کہ جو بات سنی اسے آگے پہنچا دیا چنانچہ اس آیت میں جس کی میں نے تلاوت کی ہے جن لوگوں کا ذکر ہے۔ یہاں شریروں کا ذکر نہیں ہے۔ وہ ذکر دوسری آیت میں ہے جس کا ذکر میں آگے چل کر کروں گا۔

فرمایا، کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں ان کو خواہ امن کی بات پہنچے خواہ خوف کی بات پہنچے، انہوں نے بات آگے کرنی ہی کرنی ہے۔ اتنی عقل نہیں کہ خود پہچان سکیں کہ بات مناسب بھی ہے کہ نہیں۔ اس کے اندر کوئی بدی کے پہلو تو مضمر نہیں ہیں۔ شرارت تو مخفی نہیں۔ یہ ساری باتیں دیکھنے کی وہ بیچارے اہلیت نہیں رکھتے لیکن خود شرارت نہیں کرنے والے۔ ورنہ دو حرف خوف کی باتیں پھیلانے۔ ایسے لوگوں سے الزام اٹھانے کے لئے قرآن کریم نے عجیب اسلوب اختیار فرمایا ہے۔ فرمایا ان لوگوں کو تم منع نہیں کر سکتے۔ یہ بے چارے تو جو امن کی باتیں ہیں وہ بھی پھیلا دیتے ہیں۔ اور جو خوف کی باتیں ہیں وہ بھی پھیلا دیتے ہیں لیکن نصیحت فرمائی کہ تمہیں چاہیئے کہ جب تم کوئی باتیں سنو تو ان لوگوں تک پہنچایا کرو جن کا ان امور میں انتظامی تعلق ہے جن کے سپرد خدا تعالیٰ نے معاملات کی باگ ڈور رکھی ہے۔ وہ لوگ یا حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جب تک وہ ان میں موجود رہے، پہلا حق ان کا تھا کہ ان تک یہ بات پہنچائی جائے۔ ان کو خدا نے فہم بخشا ہے ان کو استطاعت عطا فرمائی ہے کہ وہ چھان بین کر سکیں اور پھر وہ بتائیں کہ اس بات کے پھیلانے میں کوئی عار یا نقص کا خطرہ تو نہیں۔ کوئی شر کا پہلو تو نہیں۔ لیکن اس کے علاوہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ارادۃً شرارت اور بدی کی نیت سے باتیں پھیلاتے ہیں۔ ان کے متعلق قرآن کریم نے بڑی سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ فرمایا:۔

لَئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا
يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝ (الاحزاب ۶۱ : ۳۳)

اگر یہ منافق لوگ جن کے دل بیمار ہیں اور وہ لوگ جو عادتاً مدینے میں غلط خبریں پھیلانے والے ہیں۔ اور نیت کے ساتھ شرارت کی خبریں پھیلاتے ہیں۔ وہ اس بات سے غافل نہ رہیں کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ تجھے ان کے اوپر مسلط فرما دے اور ان کے پیچھے لگا دے۔ پھر وہ اس حال کو پہنچ جائیں کہ بہت تھوڑے عرصہ تک تیرے ارد گرد دکھائی دیں گے ورنہ وہ اس جگہ کو چھوڑ کر باہر جانے پر مجبور ہو جائیں گے۔"

تو بعض دفعہ عملاً شرارت پھیلانے والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ان دونوں آیات کا گہرا تعلق ہے۔ قرآن کریم ہمیں یہ بتانا چاہتا ہے کہ بے خیالی میں، بغیر کسی بالارادہ شرارت کے، اگر تم باتیں کرتے ہو تو ذمہ داری سے مبرا قرار نہیں دیئے جاؤ گے۔ کیونکہ اس سوسائٹی میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ارادۃً شرارت کی خاطر بعض باتیں پھیلاتے ہیں۔ تم ان کا ذریعہ بن جاتے ہو۔ ان کا میڈیم MEDIUM ہو جاتے ہو۔ تمہارے ذریعے باوجودیکہ تم آغاز میں مفسد میں شامل نہیں تھے، وہ شر دوسری دنیا میں پھیلتا ہے اور اس کا گناہ ان کے پیچھے آ جاتا ہے۔ اس لئے تمہیں اس عادت کو چھوڑنا پڑے گا۔ یہ عادت مجرمانہ عادت ہے۔ جو شر کو پھیلانے کا موجب بنتی ہے۔ یعنی اس قسم کا تعلق ایک اور بیماری سے بھی، بعض لوگوں کا ہے۔ اور ان کی بیماری کا پھر اس سے گہرا تعلق ہے غیبت کی بیماری۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ (الحجرات آیت ۱۳: ۴۹)

اس میں فرمایا تم میں سے بعض بعض دوسرے کی غیبت نہ کیا کریں۔ کسی میں برائی دیکھتے ہیں تو ان کو یہ حق نہیں ہے کہ ان کی عدم موجودگی میں کسی متعلق شخص سے اس برائی کا ذکر کریں۔

چنانچہ اس مضمون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے اس کی ایک ایسی مثال دی جس سے وہ تعلق کھل کر سامنے آ جاتا ہے جو ان دونوں آیات کے درمیان ہے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کی

غیبت کرتا ہے اور وہ غیبت اس تک نہیں پہنچتی

جس کی جا رہی ہے۔ کوئی شخص اس برائی کی بات اس کو پہنچاتا ہے جس کے متعلق کی جا رہی ہے۔ تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی نے کسی کی طرف تیر مارا ہو اور اس کو لگا نہ ہو۔ اس کے پاؤں کے نیچے قدموں میں آ کے گر گیا ہو۔ کوئی شخص اس تیر کو اٹھائے اور اس کے سینے میں گھونپ دے کہ یہ تو تمہارے سینے کے اوپر چلایا گیا تھا۔ پہنچا نہیں۔ میرا تو کوئی قصور نہیں۔ میں تو نیچے سے اٹھا کر تمہارے سینے میں داخل کر رہا ہوں جو اصل مقصد تھا اس تیر کے چلانے کا۔

پس بعض لوگ تیر چلاتے ہیں۔ بعض ان تیروں کو ان جگہوں تک پہنچاتے ہیں جہاں نہیں پہنچانا چاہیئے۔ بعض شرارت کرتے ہیں بعض شرارت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اور غیبت کا اس مضمون سے بھی تعلق ہے۔ کیونکہ یہ جو بیماری ہے۔ باتیں کرنے کی۔ اس کا غیبت سے بڑا براہ راست تعلق ہے۔ باتیں کرنے والے باتوں کا چسکا لیتے ہیں اور جن کو باتیں کرنے کا چسکا پڑ جاتا ہے وہ مشہور ہو رہے ہیں کہ یہ یہ باتیں ہم تک پہنچی ہیں ہم تمہیں بتاتے ہیں۔ اس کے کئی قسم کے محرکات ہیں۔ ایک تو سب سے پہلا سب سے زیادہ محرک یہ ہے کہ

ہر شخص کو صاحب علم بننے کا شوق ہے

یہ ظاہر کرنے کا شوق ہے کہ مجھے اس سے زیادہ پتہ ہے جو تمہیں پتہ ہے یہ خبر کسی کو نہیں پتہ، مجھے پتہ لگی ہے۔ اس لئے جب کوئی خبر کسی کو پہنچاتا ہے سناتا ہے تو وہ اس بات کا لطف لے رہا ہوتا ہے کہ میں تم سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ چنانچہ اس قسم کے لوگ آگے پھر کئی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ باتیں کر کر کے مبالغے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ اگر خبر سننے والوں کے دل میں کوئی تحریک پیدا نہ کرے کوئی دلچسپی پیدا نہ کرے تو بعض دفعہ خبر سنانے والا شرمندہ ہو جاتا ہے۔ کوئی خبر سنائے تو سننے والا کہتا ہے کہ اچھا بس اتنی سی بات ہے تھی تو پھر کیا فرق پڑتا ہے! یہ کون سی سنانے والی بات ہے تو جس کو اس قسم کا مزا لینے کی عادت ہے۔ وہ پھر اس میں مبالغہ کیا کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ نہیں، واقعہ دراصل اس طرح ہوا تھا۔ اور اس معمولی سے جھگڑے کے نتیجے میں ایک اور بڑا جھگڑا بننے لگی ہے۔ اور پھر مبالغے میں ایک دوسرے سے مقابلے شروع ہو جاتے ہیں ایسے ایسے عجیب مبالغے بن جاتے ہیں کہ آدمی خبروں کو سن کے حیران رہ جاتا ہے۔ مگر جن سوسائٹیوں کو ان گپوں کی عادت پڑ جائے وہ پھر سننے والے بھی چسکے سے سن رہے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے علم میں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو گپیں مارنے میں مشہور تھے۔ اس قسم کی گپیں سنانے میں ان کی ساری عمر گذر گئی۔ اور بعض لوگ جو ان کی مجلسوں کے عادی تھے وہ اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ اس بات میں ضائع کر بیٹھے کہ ان کی گپیں سننے کے لئے ان کی مجالس میں جایا کرتے تھے۔ پتہ تھا گپیں مارتے ہیں، پتہ تھا جھوٹ ہے لیکن

ایک جھوٹ سنانے کا عادی ایک سننے کا عادی بن گیا

دوسرے وہ لوگ ہیں جن کے اندر حسد کا مادہ پایا جاتا ہے۔ وہ اس بیماری کا اکثر شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کو سوسائٹی میں کچھ لوگ اچھے دکھائی دے رہے ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے کئی قسم کی نعمتوں یا انتظامی برتری سے نوازا ہوا ہوتا ہے۔ اور کچھ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ہم تو ان چیزوں سے محروم ہیں جو خود تو کچھ حاصل کر نہیں سکتے ان کی ٹانگ کھینچ کر ان کو نیچے گرا کر نسبتاً اپنے قریب لے آتے ہیں۔ یعنی اس کا نفسیاتی پس منظر یہی ہے کہ فاصلے کم ہوں۔ اونچے اور نیچے کے درمیان جو فاصلے ہیں ان میں کچھ تھوڑی سی کمی آ جائے تو ایک اچھے آدمی کے متعلق کہیں گے کہ وہ تو بہت بڑا آدمی ہے۔ ایک نیک آدمی کے متعلق کہیں گے کہ تمہیں نہیں پتہ، وہ یہ یہ برائیاں کرتا ہے ایک ایسا منتظم جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ عدل و انصاف سے کام کرنے والا ہے۔ اس کے متعلق کہیں گے، تمہیں نہیں پتہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان جمیلہ ساری ہاؤس [illegible] کٹک (اڑیسہ)

اس نے کتنی بڑی کار رکھی ہوئی ہے

جماعت کی اور اتنی بڑی کار کی کیا ضرورت تھی، اس نے اتنا خرچ کیا ہے، فرسٹ کلاس میں سفر کیا۔ بھلا فرسٹ کلاس میں سفر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ غرضیکہ وہ کوئی نہ کوئی ایسا عذر تلاش کر لیتے ہیں جس کے نتیجے میں اس شخص کی نیک شہرت ہے اس کی شہرت بد ہو اور لوگ یہ محسوس کریں کہ یہ ہم جیسا ہی ہے ایسا کوئی خاص ایسا آدمی نہیں۔ وہ جو سمجھا جاتا تھا کہ اس میں اور ہم میں بڑا فرق ہے، ایسی بات کوئی نہیں ہے۔

اور پھر اس کے ساتھ خبر کا چسکہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ پھر انتقام کا جذبہ بھی پورا ہوتا ہے۔ جس شخص کو اپنے سے اچھا دیکھتے ہیں اس کو چوٹ لگا کر دل تھوڑی سی تسکین پاتا ہے۔ اور ان کے ارد گرد پھر وہ لوگ اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں جن کو ایسے لوگوں سے کسی قسم کا انتظامی شکوہ ہو۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف پہنچی ہو اور گروہ بننا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر ان کے ارد گرد سادہ نوجوان جن کو علم ہی نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا، چونکہ جلسوں میں بیٹھنے کی عادت پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اور باتیں سننے کی اور ان آیات میں جن تربیت کا بیان ہے وہ تربیت نہیں ہوئی ہوتی۔ عدم تربیت کے نتیجے میں وہ اپنے آپ کو قصوروار ہی نہیں سمجھ رہے ہوتے وہ کہتے ہیں ہم تو بیٹھے ہیں سن رہے ہیں لیکن پھر آہستہ آہستہ دلوں میں زنگ لگ جاتا ہے۔

تو یہ ساری بیماریاں جس جس طرح سے پہنچتی ہیں کہاں کہاں پرورش پاتی ہیں، کن حالات میں پرورش پاتی ہیں قرآن کریم میں تفصیل سے بیان ہوئی ہیں۔ اور صرف یہ تین آیات نہیں بلکہ متعدد آیات ہیں جن میں اس بیماری کے ہر پہلو کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جن قوموں میں یہ بیماریاں آجائیں وہ ہلاکت کی طرف تیزی کے ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اور وہ نہیں جانتیں کہ دشمن مختلف طور پر ان پہ حملے کر رہا ہے اور ان حملوں کو کامیاب بنانے کے لئے خود ان کو استعمال کر رہا ہے۔ خصوصاً جب خطرات کے وقت ہوں۔

جب قوموں پر ابتلاء آئے ہوں

اس وقت دشمن اور زیادہ تیزی اختیار کرتا ہے۔ اور زیادہ بیدار مغزی کے ساتھ مومنوں کو ان بیماریوں کے حملوں کے خلاف مستعد ہونا چاہئے اور ہر دفاعی کوشش کرنی چاہئے۔ وہ دفاعی کوششیں کیا ہیں؟

بالکل سادہ بظاہر معمولی نظر آنے والی چند باتیں ہیں جو ان مصیبتوں کے خلاف عظیم الشان دفاع کی طاقت رکھتی ہیں۔ سب سے پہلے قرآن کریم نے واضح طور پہ فرمایا کہ کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔

ایک آدمی دوسرے کے خلاف بات نہ کرے اور اگر وہ غیبت کرتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ وہ گویا ایسا ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا ہو۔ مومنوں کو فرمایا، اِخوۃ ہیں۔ ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ مردہ بھائی کے اندر دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک تو وہ بیچارہ موجود نہیں ہوتا دوسرا یہ کہ بھی دفاع کی طاقت نہیں رکھتا مردہ ہے۔ پھر آپ جتنے چاہیں حملے کریں وہ اپنا دفاع کر ہی نہیں سکتا تو ایسا شخص جو غائب ہے، غائب ہونے کے لحاظ سے اس کی ایک مردے سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ اور جس کو پتہ ہی نہیں کہ مجھ پر الزام کیا لگائے جا رہے ہیں اس بیچارے نے اپنا دفاع کیا کرنا ہے۔

اور جو باتیں کرنے والے ہیں ان کو باتیں کرنے کا چسکہ ہوتا ہے۔ ان کے چسکے کے اظہار کے طور پہ فرمایا، مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو چسکے تو پورے کر رہے ہو مگر بڑے ہی بدبخت ہو۔ یہ گوشت تو نہیں چسکے پورے کرنے کے لئے تو تمہارے لئے نہایت ہی ذلیل اور مکروہ غذا ہے۔ کیسی کامل مثال دی ہے۔ فطرت کے جو پوشیدہ راز ہیں وہ اس میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ تو جو شخص ان باتوں کو سنتا ہے اور قبول کر لیتا ہے وہ بھی اس شغل میں شریک ہو جاتا ہے۔ اور اس دعوت میں سے حصہ پاتا ہے کیونکہ وہ بھی کچھ نہ کچھ لذت حاصل کرتا ہے۔ اور ایسا ہی ہے جیسے امیر آدمی کی دعوت میں کوئی غریب بھی پہنچ جائے اور کہے کہ آیئے آپ بیٹھیں، تشریف لائیے وہ بھی ساتھ دو لقمے کھا لیتا ہے جیسے پنجابی میں کہتے ہیں صلح مارنا۔ تو غیبت کرنے والے کے ساتھ شامل ہونے والا بھی شروع میں ویسے مجرم بنتا ہے اس کے ساتھ شریک ہو کر۔ بعد میں پھر وہ خود عادی بنتا ہے۔

اور دوسرا مرض جو عام انسانوں میں پایا جاتا ہے بات کو آگے پہنچانے والا۔ اس کا ذکر فرماکے فرمایا، کہ تم میں سے تو اکثر لوگ ایسے ہیں "الاعلمین" جو بات سنتے ہیں، آگے کر دیتے ہیں۔ پس ایک طرف غیبت سنو گے اگر تم میں یہ عادت پائی گئی کہ بات آگے کرنی ہے تو تم وہ بات آگے کرنی شروع کر دو گے۔

اور سوسائٹی میں ہر طرف یہ باتیں پھیل جائیں گی

پھر تیسرا درجہ وہ ہے کہ غیبت عام نفسیاتی بیماریوں کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک شریر انسان عمداً قوم کو تباہ کرنے کے لئے جھوٹی باتیں پھیلاتا ہے۔ اور ایسی سوسائٹی جو غیبت کے مرض میں مبتلا ہو اور غیبت کو برداشت کر چکی ہو اور جو ان کی زندگی کا حصہ بن چکی ہو اور جس کے لوگوں میں یہ عادت پڑ گئی ہو کہ بات آگے پہنچاتے ہیں۔ وہ بہترین شکار ہیں ایسے دشمنوں کا۔ اس سے بہتر شکار ان کو نہیں مل سکتا۔

پس یہ وہ فضا ہے جہاں جراثیم پھر وبا کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ لوگ تیزی کے ساتھ بیمار ہونا شروع ہوتے ہیں۔

اس لئے ضرورت ہے کہ جماعت ان باتوں کے خلاف متنبہ ہو سب سے اول ذمہ داری اہل ربوہ کی ہے۔ کیونکہ آج دشمن کی شرارت کا سب سے بڑا نشانہ ربوہ بنا ہوا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ اہل ربوہ میں اس قسم کی باتیں پھیلانے کے لئے آج ہی نہیں بلکہ جب سے ربوہ بنا ہے آغاز ہی سے، بعض لوگ عمداً مقرر کئے جاتے ہیں۔ دشمن بعض لوگوں کو خریدتے ہیں ان کو مقرر کرتے ہیں کہ جھوٹی باتیں پھیلاؤ اور ہر قسم کے لغو خیالات ان کے اندر جاری کئے جاتے ہیں۔ ان کے بڑوں پر ایسی قسم کے الزامات لگائے جاتے ہیں کہ جن کو سننے کے بعد، برداشت کرنے کے بعد، پھر ان کے اندر کئی قسم کی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر ایک الزام ہے مثلاً بد اخلاقی کا، ظلم کا، بے حیائی کا۔ جو کسی ایسے انسان پر لگایا جا رہا ہے جس کی کوئی شخص عزت کرتا ہے یا کسی پہلو سے اس سے بڑا ہے۔ تو اس الزام کو برداشت کرنے کے نتیجے میں، ان برائیوں کے علاوہ جو میں نے بیان کی ہیں، ایک اور برائی اس میں یہ پیدا ہوگی۔ وہ یہ کہتا ہے کہ اچھا جی، جب وہ یہ کرتے ہیں تو ہم کیوں نہ کریں۔ جب بڑے ایسے کرتے ہیں تو ہمارا کیا ہے۔ ہم تو عام انسان ہیں اور ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور اس کے نتیجے میں اس سوسائٹی میں پھر اس قسم کے جواب ہر نصیحت کرنے والے کو ملنے لگ جاتے ہیں۔ آپ اسے کہیں کہ میاں! تم اخلاق سے بات کرو، وہ کہے گا جی جانے دو۔ فلاں صاحب تو اس طرح بات کرتے ہیں۔ آپ کہیں، اپنی بچیوں کو پردہ کراؤ۔ وہ کہیں گے، جی جانے دو، فلاں کی تو نظر ہے اور فلاں فلاں ہے، ان کی بچیاں تو بے پردہ پھرتی ہیں۔

کچھ چیزیں تو سامنے نظر آنے والی ہیں

کچھ کثرت کے ساتھ جھوٹے الزام ہوتے ہیں

جن کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہوا کرتی۔ اور چونکہ سوسائٹی اسی مرض کا شکار ہو جاتی ہے اس میں دفاع کی طاقت نہیں رہتی۔ ہر نصیحت کرنے والے کی نصیحت بیکار چلی جاتی ہے ہر آن ان کے اخلاق خطرے میں پڑ جاتے

ایسے دن بدن ان جھوٹی خبروں کی وجہ سے خود بھی زیادہ ذلیل ہوتا چلا جاتا ہے اور زیادہ نیچے گرتا چلا جاتا ہے۔

آج کل جن حالات میں سے جماعت گذر رہی ہے ہم پر یقیناً بعض نہایت خبیث فطرت لوگ جاسوسوں کے طور پر، نمائندوں کے طور پر مسلط کئے جاتے ہیں۔ کچھ پکڑے جاتے ہیں کچھ نہیں پکڑے جاتے۔ مگر قرآن کریم نے جن باتوں کے متعلق کھول کھول کر منع فرمایا ہے ان باتوں پر آپ عمل کریں تو خواہ آپ کو کوئی منافق نظر آئے یا نہ آئے خواہ کوئی جاسوس ہو یا اتفاقاً بات کرنے والا ہو، یہ بیماری آپ کی سوسائٹی میں پھیل ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ اس کا سب سے اہم علاج یہ بتایا کہ جب تم کوئی بات سنتے ہو تمہارا حق نہیں ہے کہ اس بات کو آگے پہنچاؤ

تمہارا فرض ہے کہ لوگ ان باتوں پر نگران مقرر ہیں

ان تک اس بات کو پہنچاؤ۔ یہ نہیں فرمایا کہ جس کے متعلق بات کی جاتی ہے اسی کو پہنچاؤ۔ اس کے متعلق تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع فرما چکے ہیں۔ کیسی عظیم الشان بات ہے۔ فرمایا غیبت کو اس تک پہنچانے کا تمہارا حق نہیں ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے۔ ورنہ پھر اور قسم کے فساد پھیلنے شروع ہو جائیں گے۔ جن کا کام ہے اس قسم کے شریروں کو پکڑتے ہیں۔ ان کو پہنچاؤ۔ ان کو بتاؤ کہ یہ بات ہم نے سنی اور جس سے سنی ہے اس کو قرآن کریم کا پیغام سنا کر لا یغتب بعضکم بعضا تمہیں کیا حق ہے کہ کسی کی بات ہم تک پہنچا رہے ہو۔ ہمارا اس بات سے تعلق کیا ہے۔ پس اگر یہ باتیں پھیلتی ہیں اور بعض امور کے متعلق مجھے اطلاع ہے کہ پھیلائے جا رہے ہیں ان کا پھیلنا بتا رہا ہے کہ سوسائٹی میں کوئی بیماری آگئی ہے۔ جو دفاع کی قوتیں قرآن کریم نے عطا فرمائی ہیں وہ یا موجود نہیں یا کمزور ہو چکی ہیں۔ اگر ہر فرد سوسائٹی کا اپنے آپ کو اس بات کا پابند کرے کہ بات کرنے والا خواہ کوئی بھی ہو، میرا بڑا ہو یا چھوٹا ہو، عزیز ہو یا دشمن ہو، قطع نظر اس کے کہ بات کرنے والا کون ہے، اگر ایسی بات کرے گا جس کا اس کے ساتھ تعلق نہیں، جس کا میرے ساتھ تعلق نہیں، جو ایک خبر اور ایک افواہ پھیلانے والی بات ہے تو میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اسے افراد متعلقہ تک ضرور پہنچاؤں گا۔ اگر ہر شخص یہ فیصلہ کرے تو اس بیماری کے پھیلنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ جتنا مرضی کوئی، بعض منافقوں کو خرید کے روپیہ خرچ کرے، جتنی چاہے افواہیں بنائے، ہر قدم پر اس کے لئے روک بن جائے گی اور ایک RESISTENCE قائم ہو جائے گی اور وہ چیز آگے بڑھ ہی نہیں سکتی۔ جس طرح بعض مادے، بعض مادے NON-CONDUCTOR ہوتے ہیں، ان کے اندر بجلی یا گرمی آگے سرایت نہیں کر سکتی، بڑھ نہیں سکتی۔ کیونکہ ان کا ہر ذرہ RESIST کرتا ہے کہتا ہے تم مجھ سے آگے نہیں جاؤ گے۔ سوائے اس کے کہ مجھے جلا دو۔ چنانچہ جو گرمی کے نان۔ کنڈکٹرز (NON-CONDUCTORS) ہیں۔ ان کے اندر غیر شعوری قربانی کا ایک عجیب دلچسپ منظر دکھائی دیتا ہے۔ ہر ذرہ جس کے اوپر گرمی حملہ کرتی ہے وہ آگے گویا سینہ تان کر کھڑا ہو جاتا ہے کہ میں تمہیں پچھلے ذرے تک اس کو نہیں پہنچنے دوں گا۔ ہاں میں جل جاؤں گا تو پھر تمہیں حق ہے کہ تم پچھلے تک پہنچ جاؤ اس سے پہلے میں تمہیں نہیں جانے دوں گا۔ تو ہر مومنوں کی سوسائٹی جس کو قرآن کریم نے باشعور طور پر افواہوں کے خلاف مستعد کر کے کھڑا کر دیا ہو اور ہر فرد کو پابند کر دیا ہو کہ جب تک تم تک بات پہنچے یہ فیصلہ کئے بغیر کہ یہ اس کی بات ہے یا خوف کی بات ہے، یا معصوم بات ہے یا شرارت والی بات ہے۔ ایسی بات جو افواہ کا رنگ رکھتی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم متعلقہ افراد تک اس کو پہنچا دو۔ اور تمہارا فرض ہے کہ ایک شخص کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی خاطر اس بات کو اس تک نہ پہنچاؤ تحقیق سے قبل، یعنی متعلقہ افراد کو پہنچائے بغیر۔ اس شخص کو نہ پہنچاؤ جس کو تم متعلق سمجھتے ہو

پہنچائی جس کے متعلق بات کی جارہی ہے۔ اور افسران متعلقہ تک پہنچاؤ۔ اگر یہ رسم شدت کے ساتھ قائم ہو جائے تو ایسی سوسائٹی

بیماریوں کے پھیلنے سے بالکل بالا ہو جاتی

ہے اور محفوظ ہو جاتی ہے۔ پس اہل ربوہ کو خصوصیت کے ساتھ اور دنیا کی تمام جماعتوں کے افراد کو بالعموم میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ یہ اپنی ایسی عادت بنالیں جسے فطرت ثانیہ کہا جاتا ہے کیونکہ ایسے حالات آتے رہتے ہیں۔ آج آپ امن میں ہو سکتے ہیں مگر وہ جراثیم موجود ہیں جو آپ کو نظر نہیں آرہے۔ کل ہو سکتا ہے فضا بدل جائے اگر آج آپ کی عادتیں بگڑی ہوئی ہوں گی اور آپ کو عادت ہوگی باتیں سن کر آگے پہنچانے کی تو آپ جراثیم کے شکار کے لئے ایک سرزمین کے طور پر تیار بیٹھے ہیں۔ آپ پر حملہ ہو سکتا ہے اس واسطے آج نہیں تو کل کل نہیں تو پرسوں، آپ کی نسل پر نہیں تو اگلی نسل پر، جب بھی خطرے کا وقت آئے گا آپ دفاع کے قابل نہیں رہیں گے۔

اس لئے غیبت کے خلاف قرآن کریم نے جو عظیم الشان تعلیم دی ہے اسے معمولی نہ سمجھیں۔ چوکس ہو کر اس کے خلاف ہمیشہ نگران رہیں۔ اور اپنی نسلوں کو بھی نگران کریں۔ عجیب بات ہے کہ غیبت جہاں سے چھوٹی ہے جہاں زیادہ پلتی ہے یعنی عموماً مستورات میں، ان کی غیبتیں عموماً قومی طور پر اتنی نقصان دہ نہیں ہوا کرتی۔ کیونکہ ان کی غیبت کی سطح چھوٹی ہوتی ہے۔ عموماً عورتوں کی باتیں، عورتوں کے خلاف، کسی کے لباس پر طعنہ، کسی کی ادائیں خراب بتائی جاتی ہیں، کسی کے کردار کے اوپر معمولی سا حملہ۔ لیکن جب یہ بیماری مردوں میں پھیلتی ہے تو نہایت خطرناک شکل اختیار کر جاتی ہے۔ ایک تو یہ کہ مردوں کو ویسے اپنے کاموں کی نوعیت کے لحاظ سے زیب نہیں دیتی۔ اور دوسرے وہاں قومی نقصان پہنچانے کا موجب بنتی ہے۔ عورتوں میں آپ بہت کم سنیں گے کہ انتظامی امور کے متعلق غیبتیں ہو رہی ہوں کہ فلاں منتظم اعلیٰ یوں کرتا ہے یا یوں کرتا ہے۔ ان بیچاریوں کی غیبتیں بھی چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ کپڑوں کے متعلق، نخروں کے متعلق، اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق تھوڑا سا چسکہ پورا کیا اور ایک مردہ بہن کا گوشت کھایا اور چھٹی کر لی۔ لیکن جب

مرد غیبت کرتے ہیں تو

وہ پھر بڑی تباہی مچاتے ہیں۔ وہ تو یوں لگتا ہے جیسے قبرستان اکھیڑ اکھیڑ کر کھاتے جا رہے ہیں۔ پھر بھی ان کی بھوک ختم نہیں ہوتی اس لئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے۔ قرآن کریم نے بلا وجہ اس پر اتنا زور نہیں دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار سوسائٹی کو غیبت سے پاک رکھنے کے لئے نصائح فرمائیں اور افواہیں پھیلانے والوں کو باز رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اگر ایسا نہیں کرتے تو قرآن کریم فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ تم پر پھر ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا۔ یا ایسے موذیوں کو مسلط کرے گا جو تمہیں اس کی سزا دیں گے۔ یعنی یہ نہ سمجھو کہ یہ کمزوری کی حالت اسی طرح رہے گی۔ اس میں بڑی عظیم الشان خوشخبری ہے۔ فرمایا یہ غیبت پھیلانے والے اور غلط باتیں پھیلا کر مسلمانوں کے حوصلے کمزور کرنے والے نیچے گرانے والے لوگ ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں یہ غالب آجائیں گے اور کہ مسلمان اور زیادہ کمزور ہو جائیں گے اور کلیتہً مغلوب ہو جائیں گے۔ کیسی لطافت کے ساتھ ان لوگوں کی ناکامی اور مسلمانوں کے غلبہ کی خوشخبری دے دی ہے۔ فرمایا، جو چاہتے ہو کر لو، اس تقدیر کو تم نہیں بدل سکتے کہ بالآخر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ماننے والے مومنین کو خدا تعالیٰ غلبہ عطا فرمائے گا اور وہ

ایسی طاقت پا جائیں گے کہ پھر تمہاری شرارتوں کی تمہیں سزا دے سکیں گے۔ آج کمزوری کی حالت میں دیکھ کر تم جو چاہتے ہو کرتے پھرتے ہو لیکن بے خوف ہو کر زندگی نہ گزارو، یہ وقت بدلنے والا وقت ہے۔ پس جماعت کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر جو منافقین ایسی باتیں پھیلاتے ہیں جس سے جماعت کو کمزور کرنا مقصود ہے ان کو میں قرآن کریم کی زبان میں متنبہ کرتا ہوں کہ۔

تم لازماً ناکام ہو گے

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ زندہ جماعت ہے۔ اس کے نگران، اس کی نگرانی کرنے والے خدا کے فضل سے زندہ ہیں ان نگرانی کرنے والوں کا ایک خدا ہے وہ اُن پہ ہمیشہ نگران ہے وہ ان کی مدد پہ ہمیشہ مستعد رہتا ہے۔ اس لئے تم ناکام رہو گے۔ تمہاری افواہیں ناکام رہیں گی اور وہ وقت آئے گا جب تم ان شرارتوں کی سزا دیئے جاؤ گے۔ اس لئے تم نے تو بہر حال ناکام رہنا ہے۔ میرے اصل مخاطب تو وہ مومن ہیں جو کسی نہ کسی حد تک ان بیماریوں میں ملوث ہو جائیں گے۔ یا ہو جاتے ہیں اور جن کے نتیجے میں جماعت کے مومنین کو دکھ ضرور پہنچتا ہے۔ غلبے کی آخری تقدیر تو نہیں بدل سکتی، جیسا کہ بیان فرمایا ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ مومنوں کی سوسائٹی ضرور دکھ اٹھاتی ہے۔ حضرت عائشہؓ پر جب الزام لگا تے کچھ بدبختوں نے اس کو پھیلا دیا تو مومنوں کی سوسائٹی کو کتنی شدید تکلیف پہنچی ہے۔ وہ نامراد اور ناکام ہوئے۔ یہ درست ہے۔ لیکن ایک مہینہ بھر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کتنی اذیت اٹھائی! حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنا دکھ اٹھایا۔ اور سارے صحابہؓ کی کرب کی کیفیت تھی اس کی تفصیل تو بیان نہیں ہو سکتی لیکن آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ پس یہ خیال کرنا کہ چونکہ آخری غلبہ ہمارا ہو گا۔ اس لئے فرق نہیں پڑتا، ایک احمقانہ خیال ہے۔ تکلیف ضرور پہنچتی ہے۔ کوئی آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ کوڑھ کا علاج نکل آیا ہے اس لئے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے بے شک کوڑھ ہو جائے۔ میں نے بالآخر اچھے ہونا ہی ہوتا ہے۔ کوئی کہے کہ وہ زمانہ گزر گیا جب سل (تپ دق) کا علاج نہیں ہوا کرتا تھا۔ دو سال کی ٹکیاں کھانی ہیں اور دو سال کے بعد میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔ اس لئے بے شک مجھے سل ہو جائے ایسے آدمی کو پاگل کا بچہ تو کوئی کہہ سکتا ہے۔ اس کو کوئی معقول درجہ تو نہیں دے سکتا۔

اس لئے غلبے کی پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے کہ یہ بتا دیا جائے کہ دشمن ناکام ہو گا۔ مومن پر موت نہیں آسکتی۔ لیکن تنبیہ یہ کی گئی ہے کہ تمہارے لئے دو رستے ہیں۔ ایک صحت کا رستہ ہے۔ توانائی کے ساتھ، خوشی کے ساتھ، چھلانگیں لگاتے ہوئے، ترقی کی راہوں پر آگے بڑھو اور ایک رستہ ہے گھسٹ گھسٹ کے گرتے پڑتے، کراہتے ہوئے مریضوں کی طرح۔ تم اس منزل تک پہنچو جہاں تم نے پہنچنا ہی پہنچنا ہے۔ تو کون سا رستہ ہے جو تم اختیار کرو گے؟ ذلت کے ساتھ گھسٹتے ہوئے، تکلیفیں اٹھا کر، اس منزل تک پہنچنا ہے یا جس طرح خدا تمہیں چاہتا ہے نمازیوں کی طرح، چھلانگیں لگاتے ہوئے، ہمت اور حوصلے کے ساتھ ہر قدم پر لطف اٹھاتے ہوئے وہاں پہنچنا ہے۔ پس قرآن کریم کی تعلیم کو توجہ سے سنا کریں اور اس پر عمل کیا کریں۔ اور بھولا نہ کریں بات کو۔ یہ بات ایک دفعہ میں نے ربوہ میں خطبے میں کہی تو کچھ عرصے تک رپورٹیں ملیں کہ بڑا فرق پڑ گیا ہے۔ کچھ عورتوں کے خط آنے لگے کہ اب تو ہم بھی بات کرتی ہیں تو خیال آتا ہے کہ اوہو، یہ تو غیبت ہو رہی ہے۔ پھر رکتی ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد پھر بھول گئے۔ فذکر ان نفعت الذکریٰ کا یہی تو مطلب ہے کہ لوگ بھولنے والے ہیں۔ مگر ان

کو یاد کروانا ہے اور بہر حال کرواتے چلے جانا ہے۔ لیکن یہ باتیں ایسی نہیں ہیں کہ جن کو آپ جلدی بھول جائیں ان کا ہمارا قومی زندگی اور قومی موت سے تعلق ہے۔ اس لئے یاد رکھیں اور

ہر سننے والے کو میں سب سے زیادہ پابند کرتا ہوں

اگر کوئی شخص سنتا ہے اور متعلقہ افسران کو یا مجھے براہ راست مطلع نہیں کرتا کہ آج میں نے ربوہ کی فلاں دکان پر بیٹھ کے یہ بات سنی ہے یا فلاں بازار میں چلتے ہوئے ایک شخص نے مجھے یہ قصہ سنایا یا فلاں دکان پر یہ باتیں ہو رہی تھیں اور فلاں فلاں صاحب موجود تھے۔ کیا ان کا ذکر نہیں کیا۔ اگر وہ مجھے نہیں پہنچاتا تو وہ میری بات کا انکار کرنے والا ہے۔ وہ قرآن کریم کی تعلیم کی حکمت کو نہیں سمجھتا۔ متعلقہ لوگوں تک اگر یہ ساری باتیں سننے والے لوگ، باتیں پہنچانی شروع کر دیں تو بیماری کا آناً فاناً قلع قمع ہو سکتا ہے۔ ان لوگوں کے حوصلے مر جاتے ہیں جو ایسی باتیں پھیلاتے ہیں۔ ایک آدمی بھی جرأت سے اگر صحیح حالات کی رپورٹ کر دے تو اسی سے ہی ان مریضوں کی حوصلہ شکنی ہو جاتی ہے جو آگے مرض پھیلانے والے مریض ہیں تو اس لئے ہر احمدی جو سنتا ہے وہ اس بات کو یاد رکھے کہ وہ جواب دہ ہے۔ اور مجھے جواب دہ کا مطلب ہے کہ بالآخر خدا کو جواب دہ ہے ورنہ میری تو کوئی بھی حیثیت نہیں ہے جس میں آپ سے بات کر رہا ہوں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک منصب پر کھڑا کیا ہے۔ پس میں اس منصب کی رعایت سے بات کر رہا ہوں کہ آپ میں سے ہر شخص جواب دہ ہے۔ اگر وہ باتیں سنے گا۔ اور سن کر آگے پہنچانے کی عادت نہیں ڈالے گا تو پھر وہ اس بیماری کو آگے پھیلانے میں ایک میڈیم (ذریعہ) MEDIUM بن رہا ہے اور اس کی سزا سے وہ بچ نہیں ہو سکتا۔ جو بیماروں کی سزا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم صحت مند وجود کی طرح بیماریوں کے خلاف دفاع کرنے کی اہلیت پیدا کریں۔

خطبہ ثانیہ

آج کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب ہو گی، جمعے کے معاً بعد۔ ان میں سے ایک ہمارے ملک حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم ہیں جو ربوہ میں ایک لمبے عرصے تک مختلف جماعتی خدمتوں پر مامور رہے اور خصوصاً مشکل حالات میں۔ انہوں نے سکول کی بہت خدمت کی ہے کیونکہ وہ بڑا لمبا عرصہ انسپکٹر آف سکولز رہے تھے۔ اس لئے ان لوگوں سے تعارف تھا جو اس محکمے سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ کئی ان میں سے بڑے افسر تھے ان کے مزاجوں کو جانتے تھے کس طرح بات کرنی ہے تو شدید سختی اور شرارت کے دور میں بھی ان کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے میٹھا پھل دیا اور کئی قسم کی تکلیفوں سے ہمارے بچے بچ جاتے رہے۔ ویسے بھی اور کئی خدمتیں سرانجام دینے کا موقع ملا۔ ہمارے ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کے ماموں تھے اور ان کے ایک بھائی چوہدری عبدالرشید صاحب بھی لندن مسجد میں بہت مصروف ہیں اور اچھے خدمت کرنے والے ہیں دوسرا جنازہ مکرم محمد جہانگیر صاحب جوئیہ کی والدہ محترمہ صاحبہ کا ہے۔ یہ ہمارے خوشاب کے امیر ہیں جنہوں نے تمام امراء میں سب سے زیادہ کلمہ شہادت کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ اور مشقتوں اور تکلیفوں کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ کر پھر قدم آگے بڑھا کر قربانیاں دی ہیں۔ ایک موقعے پر میں نے ان کو لکھا بھی کہ بیج BADGE لگانا تو فرض نہیں ہے۔ مگر جو اس حق کی خاطر لگاتے ہیں کہ یہ ہمارا حق ہے، فرض ہو یا نہ ہو، وہ ساری جماعت کے لئے قربانی دے رہے ہیں۔ اور اس کلمے کی عظمت کے لئے قربانی دے رہے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد ضرور بیج BADGE لگا کر پھرے۔ آپ کے سپرد جماعت کی ذمہ داریاں ہیں وہ آپ جیل میں بیٹھ کر تو پوری نہیں کر سکیں گے اس لئے آپ اب اس بات کو چھوڑ دیں۔ اور میں کہتا ہوں اس لئے آپ کو اس میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کو جماعتی کاموں کے لئے امیر

کیا گیا ہے، جماعت قربانیاں دے رہی ہے۔ یہ ضروری تو نہیں کہ ہر امیر بیج لگا کر پھرے۔ ان کے اوپر اس کا ایسا اثر پڑا کہ مجھے اطلاع آئی کہ ہر وقت جیل میں روتے رہتے ہیں کہ میں اب یہ قربانی نہیں کر سکتا۔ مجھے روک دیا گیا ہے۔ اس پر پھر میں نے ان کو لکھوایا کہ ٹھیک ہے جو چاہے کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نائب کو توفیق دے کہ وہ کام سنبھال لے۔ ان کی والدہ کا اس قید کی حالت میں وفات پانا اور مخصوص حالات میں، کہ والدہ بیٹے سے نہیں مل سکتی تھیں اور بیٹے کو یہ احساس کہ میں نہیں جا سکتا، جذباتی لحاظ سے کافی تکلیف دہ صورت حال ہے۔ لیکن خدا نے یہ فضل کیا کہ عارضی طور پر ان کو دس دن کی ضمانت (BAIL) مل گئی اور یہ والدہ کے جنازے میں شامل ہو سکے۔

تیسرا جنازہ ہمارے ایک ماموں زاد بھائی سید نسیم احمد شاہ کا ہے جو سب سے بڑا تھا، جو ہماری والداؤں میں سے ایک والدہ ہیں ان کے چھوٹے بھائی کا ہے۔ جیسے کھیلوں میں ہوتا ہے نا تین میں سب سے بہتر BEST OF THREE یہ تین بھائی ہیں، تو میں ہمیشہ ان کو مذاق سے کہا کرتا تھا کہ تم میں سے نسیم بیسٹ آف تھری ہے کیونکہ خدمت دین کے لحاظ سے، جماعتی تعلق کے لحاظ سے، منکسر مزاجی، اور لوگوں کی خدمت کرنا خدا تعالیٰ نے اس لحاظ سے ان میں بڑی خوبیاں رکھی تھیں غیر معمولی، خدا تعالیٰ نے اسی شخص میں نسبت اور خدمت کا جذبہ اور جوش اخلاق عطا فرمائی تھی۔ تو تو تینوں میں سب سے پہلے انہی کو خدا تعالیٰ نے بلانا تھا۔ بہر حال جو بھی اس کا منشاء ہے۔ ان کی وفات کینیڈا میں ہوئی اور آج یہی جمعے کے دن، ربوہ میں ان کی تدفین اور جنازہ ہونا تھا۔ ان کی وفات پچھلے جمعے کو ہوئی تھی اور ان کی نعش آج صبح ربوہ پہنچی ہے۔ ان تینوں کے علاوہ بھی کچھ اور مرحومین کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔ جن کا اعلان پہلے ہو چکا ہے۔ ان سب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں

خصوصی دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے لکھا ہے کہ ان کے دل کے چیک اپ کا نتیجہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ خشک موسم کی وجہ سے نزلہ، فلو۔ گلا خراب بار بار ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت کمزوری ہے۔ اسی طرح ان کی بیگم صاحبہ کی طبیعت بہت خراب رہتی ہے۔ وزن بہت گر گیا ہے۔ احباب سے ان ہردو کی صحت کاملہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

برائے صوبہ آندھرا۔ صوبہ اتر پردیش اور صوبہ کرناٹک

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل صوبہ جات کے لئے صوبائی صدر مقرر کی گئی ہیں۔ ہر صوبہ کی لجنات تعاون کریں۔

صوبہ آندھرا:۔ صوبائی صدر۔ محترمہ اعظم النساء صاحبہ۔ نائب محترمہ امۃ المنیر صاحبہ حیدر آباد
جنرل سیکرٹری محترمہ فرحت الدین سکندر آباد۔ محمودہ رشید صاحبہ ״

صوبہ یو۔ پی:۔ صوبائی صدر محترمہ امۃ الباری صاحبہ شاہجہانپور
صوبہ کرناٹک:۔ صوبائی صدر محترمہ امۃ المتین صاحبہ یادگیر

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

بھارت کے دار الحکومت دہلی میں احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر

احباب جماعت احمدیہ بھارت کی اطلاع اور خصوصی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہمارے ملک بھارت کے دار الحکومت دہلی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان اس مرکزی شہر کے شایان شان احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کروا رہی ہے جس کی تعمیر کے لئے اندازہ اخراجات چالیس لاکھ روپے ہے۔ چند لاکھ کے اخراجات سے پہلے ہی اس کے لئے زمین خرید کر چار دیواری بنائی جا چکی ہے مساجد کی تعمیر اور پھر ایسی اہمیت کی مسجد کی تعمیر کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو ثواب ہے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔

جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر اس غیر معمولی اہمیت رکھنے والی مسجد کا ذکر آنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مسجد کے چندہ کی اپیل کچھ بھی REVIVE کریں اور ہندوستان کی جماعتوں اور احباب کو توجہ دلائیں کہ یہ بہت ہی قابل شرم بات ہوگی۔ اگر ہم اس مسجد کے لئے بھی بیرونی جماعتوں کی امداد کا سہارا ڈھونڈیں۔ سو بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب خصوصیت سے صاحب استطاعت افراد کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ ایسا صدقہ جاریہ ہے کہ جب تک اس مسجد اور مشن ہاؤس کے ذریعہ سعید روحیں ہدایت پاتی رہیں گی۔ اس کا ثواب اس کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو بھی پہنچتا رہے گا۔ اور اس کے ذریعہ ہدایت پانے والوں کی نسل در نسل کے نیک اعمال کے ثواب میں بھی وہ حصہ دار رہیں گے۔

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ موثر رنگ میں اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ وعدہ جات اور وصولیوں کی فہرستیں نظارت ہذا کو ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال آمد قادیان

سیکرٹریان مال کی توجہ کیلئے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ ہندوستان کی متعدد جماعتیں جن کا چندہ بجٹ کے مطابق مرکز کو وصول نہیں ہوا ہے کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تحریر کیا جا رہا ہے۔

لہذا احباب جماعت و عہدہ داران مال کو اب ان بقیہ چند ایام میں فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ مرکز میں قابل ترسیل ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بلا توقف ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تاکہ مالی سال ختم ہونے سے قبل چندہ کی جملہ رقوم وصول ہو کر جماعتوں کے حساب میں شمار ہو سکیں۔

امید ہے کہ احباب جماعت اور سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان مالی سال کے ان آخری ایام میں وصولی چندہ جات کے کام کو تیز کرنے کے تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

سوانح حضرت مولوی بی عبد اللہ صاحبؓ:۔ حضرت مولوی بی عبد اللہ صاحبؓ (فاضل) مبلغ کیرلہ کی سوانح کی بال یہ خاکسار جمع کر رہا ہے۔ آئندہ سال شائع کرنے کا پروگرام ہے جو احباب آپ کے ذریعہ احمدی ہوئے یا جماعتیں ان کے ذریعہ قائم ہوئیں مہربانی کر کے تحریر کر کے بھجوائیں۔ ممنون ہوں گا۔ (خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے مولف اصحاب احمد قادیان)

آخری قسط

قبر مسیح علیہ السلام

تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

ہندو مت کے قدیم لٹریچر میں ذکر

بھوشیہ مہا پران ہندوؤں

کے قدیم اٹھارہ پرانوں میں سے (نواں پران) ہے۔ یہ پران بہت قدیم زمانے کا ہے اور ۱۹۱۰ء میں بمبئی میں سری پرتاب سنگھ مہاراجہ کشمیر کے حکم سے سنسکرت زبان میں شائع ہوا تھا۔ زیر نظر حصہ کا ترجمہ ایک فاضل پنڈت، ڈاکٹر شیو ناتھ شاستری نے کیا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"ایک دن راجہ شالباہن ہمالیہ پہاڑ ایک ملک میں گیا۔ وہاں اُس نے ساکا قوم کے ایک راجہ کو وُین مقام پر دیکھا۔ وہ خوبصورت رنگ کا تھا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ شالباہن نے اُس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا میں یوسا شافت (یوز آسف) ہوں۔ اور ایک کنواری کے بطن سے میری پیدائش ہوئی۔ (راجہ شالباہن کے حیران ہونے پر) اُس نے کہا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ اور میں مذہب کو صاف و پاک کرنے کے لئے آیا ہوں۔ راجہ نے اس سے پوچھا کہ آپ کونسا مذہب رکھتے ہیں؟ اس نے جواب دیا۔ اے راجہ! جب صداقت معدوم ہو گئی اور ملیچھوں کے ملک (یعنی ہندوستان سے باہر) میں حدود شریعت قائم نہ رہے تو میں وہاں مبعوث ہوا۔ میرے کام کے ذریعہ جب گناہ گاروں اور ظالموں کو تکلیف پہنچی تو اُن کے ہاتھوں میں نے بھی تکلیفیں اٹھائیں۔ راجہ نے اس سے پوچھا آپ کا مذہب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میرا مذہب محبت، صداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میرا نام عیسیٰ مسیح رکھا گیا۔

اس کے بعد راجہ آداب و تسلیمات بجا لایا۔ اور واپس ہوا"
(بھوشیہ مہا پران مشکل پرب ۲ ادھیائے ۲ شلوک ۹-۳۱)

وُین مقام جہاں راجہ نے اس خوبصورت آدمی کو دیکھا سری نگر سے کئی میل جانب ہوتے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

کشمیر کی ایک قلمی تاریخ کا حوالہ

یہ تاریخ فارسی میں ہے اور ۱۹۲۲ء میں

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنے دورہ کشمیر کے وقت اس کا فوٹو لیا تھا۔ اس میں یوں درج ہے۔

"یوز آصف بڑا بزرگ انسان تھا جو باہر سے کشمیر میں آیا اور اہل کشمیر کو وعظ و نصیحت کرتا اس کی نصیحت سے لوگوں نے نیکی اختیار کر لی وہ بیماروں کو اپنی دعا سے صحت دیتا تھا شروع شروع میں وہ غمگین رہتا تھا۔ لیکن تقریباً ۶۵ سال اس ملک میں رہنے اور بہت اہل کشمیر کی اصلاح کے بعد اس کے ہموم نفس دور ہو گئے۔ جب وہ کشمیر آیا تو اس کے ہاتھ اور پاؤں متورم رہتے تھے مگر بعد میں اچھے ہو گئے۔ اُس کے دس حواری تھے جن کو اُس نے بپتسمہ دیا"
(بحوالہ حضرت مسیح کشمیر میں صفحہ ۶۸ مولفہ مولانا نصر اللہ کشمیری)

معصوم عیسیٰؑ کے ہاتھ پاؤں صلیبی میخوں کے زخموں سے دراصل متورم رہتے ہوں گے۔ جو یہاں کشمیر میں آکر آہستہ آہستہ ٹھیک ہو گئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی رائے

"تمام وسطی ایشیا کشمیر لداخ اور تبت اور اسی طرح اس سے آگے شمالی علاقہ میں اب بھی یہ مضبوط یقین پایا جاتا ہے کہ یسوع یا عیسےٰ نے ان علاقوں میں سفر اختیار کیا۔"
(جیمبرز آف ورلڈ ہسٹری صفحہ ۸۹)

شیعہ فرقہ کے قدیم لٹریچر میں ذکر

"اکمال الدین واتمام النعمۃ فی اثبات الغیبۃ والحیرۃ" شیخ سعید الصادق ابن بابویہ قمی کی تصنیف ہے۔ مصنف نے یہ کتاب مشرقی ممالک کا سفر کرنے کے بعد لکھی ہے۔ یہ کتاب ۱۲۹۱ھ میں ایران سے شائع ہوئی۔ بعد میں اس کا ترجمہ پروفیسر مولر نے جرمن زبان میں کیا۔ مصنف کتاب کا ۳۸۱ھ میں انتقال ہوا گویا یہ تصنیف ایک ہزار سال پرانی ہے۔ اس کتاب میں لکھا ہے۔

"جب یوز آصف نے فرشتہ کا پیغام سنا تو وہ بارگاہ الٰہی میں سر بسجود ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حکم کو مانا۔ مجھے اپنی مرضی سے آگاہ کر میں تیری حمد بیان کرتا ہوں اور تیری ہدایت کے لئے شکر گزار ہوں۔ فرشتہ نے انہیں ملک چھوڑنے میں رہنمائی کی۔ تب شولا بیت (لنکا) سے وہ اپنے سفر پر روانہ ہوئے۔ اور انہوں نے اپنا سفر جاری رکھا یہاں تک کہ ایک بڑی وادی میں داخل ہوئے انہوں نے چہرہ اٹھایا تو سامنے ایک درخت ایک چشمہ کے کنارے پایا۔ درخت دیکھنے میں بڑا خوبصورت تھا جس کی کئی شاخیں تھیں۔ اس کے پھل میٹھے تھے اس پر بے شمار پرندے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اس نظارہ سے بہت خوش ہوئے اور چلتے ہوئے اس درخت تک پہنچے اور جو کچھ دیکھا تھا اس کی تعبیر بیان کرنے لگے۔ انہوں نے درخت کو بشری سے تعبیر کیا ہے۔ اس کی طرف وہ لوگوں کو دعوت دیا کرتے تھے۔ چشمہ کو علم اور پرندوں کو وہ لوگ قرار دیا جو ان کے اردگرد جمع ہو جاتے اور ان کے مذہب کو قبول کرتے تھے۔"
(اکمال الدین مطبوعہ ایران)

مندرجہ بالا بیان سے واضح ہے کہ اس میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر ہے مثلاً فرشتہ نے انہیں ملک چھوڑنے کو کہا یہ وہی بات ہے جو کنز العمال کی حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو وحی کی کہ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل کرتا جا تاکہ کوئی تجھے پہچان کر دکھ نہ دے اور کو ایذا نہ دے سے مراد روح القدس جو قرآن حکیم میں بیان ہوا ہے کہ روح القدس سے ہم نے اس کی مدد کی پھر وادی کا ذکر ہے جو دراصل کشمیر کی وادی ہے آگے کشفی نظارہ ہے جس کی تعبیر بیان ہوئی ہے درخت کو بشری سے تعبیر کیا جو انجیل کی طرف اشارہ ہے یعنی خوش خبری۔ چنانچہ شیعوں کی اور ایک کتاب عین الحیات ہے یہ بڑی ہی معتبر مانی جاتی ہے اس میں لکھا ہے۔

"وہ مختلف شہروں میں گئے وہاں وعظ و نصیحت کی۔ آخر کار کشمیر جا پہنچے وہاں کے لوگوں کو راستی کی دعوت دیتے رہے اور وہیں فوت ہوئے"
(عین الحیات جلد ۲ باب ۲ صفحہ ۱۲۶،۱۲۷ بحوالہ جیسز ان ہوم آن ارتھ)

یوز آصف اور مسیح ایک ہی شخص کے دو نام ہیں

کشمیر کے ایک سابق پولیٹیکل ریذیڈنٹ سر فرانسس ینگ ہسبنڈ اپنی تصنیف "کشمیر" میں لکھتے ہیں:-

"تقریباً ۱۹۰۰ برس گذرے کہ کشمیر میں ایک مقدس ہستی رہتی تھی۔ جس کا نام یوز آصف تھا۔ جس کے وعظ عموماً تمثیلوں میں ہوا کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر تمثیلیں وہی تھیں جو حضرت مسیحؑ اپنے وعظ میں بیان کرتے تھے مثلاً ایک بیج بونے والے کی تمثیل۔ ان کا مقبرہ سرینگر میں ہے ......

اور نظریہ یہ ہے کہ یوز آصف اور یسوع ایک ہی شخص کے

دو نام ہیں۔ جب یہاں کے باشندے واضح طور پر ایک یہودی قبیلہ کے ہیں اس قسم کے نظریہ کا پایا جانا عجیب ہے"۔ (کشمیر صفحہ ۱۲)

یہ عجیب بات ہے کہ شعبہ فرقے کے لوگ، بدھ مت والے۔ ہندو، عیسائی تمام مسلمان غرض سب حضرت یوز آصف کو اپنا بزرگ سمجھتے ہیں یونانی مسیحی کلیساؤں میں قدیم زمانے سے اب تک ۲۶ر نومبر کو ہر سال یوز آصف کے نام پر عبادت کی جاتی ہے اور رومی عیسائی ان کی عید بھی مناتے ہیں مسیحی مصنفین نے یوز آصف پر بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں۔ ان سب باتوں اور ہر فرقہ اور مذہب کی عقیدت سے یہی عیاں ہے کہ یوز آصف یا حضرت عیسیٰ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں جب کہ دونوں نبی تھے۔ اور واقعات ان پر جو گذرے ہیں وہ ایک جیسے ہیں وہو المراد۔

وفات سے پہلے وصیت

حضرت یوز آصف یعنی عیسیٰ علیہ السلام جب فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوئے تو آپ نے اپنے ایک حواری بعباد کو یوں وصیت فرمائی۔

"یوز آصف پھرتے پھراتے اس ملک میں پہنچے جسے کشمیر کہتے ہیں۔ اور اس ملک کے طول و عرض میں پھرتے رہے اور باقی زندگی وہیں گزاری۔ یہاں تک کہ وفات پا گئے۔ انہوں نے مادی جسم چھوڑ کر نور اعلیٰ کی طرف پرواز کی مگر اپنی وفات سے پہلے اپنے ایک حواری بعباد کو نام لیکر بلایا جو ان کی خدمت کیا کرتا تھا اور آپ کے تمام معاملات میں ہمراز تھا۔ انہوں نے اس پر ظاہر کر دیا کہ ان کا اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آچکا ہے۔ دیکھو! اپنے فرائض انجام دیتے رہنا اور سچائی سے منہ نہ پھیرنا اور باقاعدہ نماز پڑھتے رہنا۔ تب بعباد کو انہوں نے کہا ان کے اوپر ایک قبر بنا دی جائے۔ تب انہوں نے اپنے پیر مغرب کی طرف پھیلائے اور سر مشرق کی طرف کیا اور فوت ہو گئے خدا ان پر رحمت کرے"!

(اکمال الدین واتمام النعمۃ)

ایسا ہی کتاب "یوز آصف" کے مصنف نے لکھا ہے جو یوں ہے:۔

آپ (یوز آصف) نے اپنے شاگرد بعباد کو وصیت کی کہ میں نے اچھی طرح تعلیم دی ہے۔ اچھی کلیسائیں قائم کی ہیں اور ان میں چراغ روشن کر دیئے۔ اور میں نے اسلام کی رعیت جو پراگندہ اور منتشر تھی جمع کر دی ہے اور اس لیے میں مبعوث کیا گیا تھا۔ اب میرا دنیا سے اوپر اٹھ جانے کا وقت آچکا ہے"

(کتاب یوز آصف عربی صفحہ ۲۸۵ بحوالہ حیات المسیح و وفاتہ مطبوعہ مصر)

خانیار سرینگر میں قبر مسیح کے بارہ میں تاریخی شہادتیں

مندرجہ بالا تمام واقعات اور بیانات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کشمیر میں آئے اور یہاں آباد ہوئے ان کی تلاش میں اعلام الٰہی کے تحت اپنے فرض منصبی کو پورا کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ بھی بعد صلیب یہاں آئے۔ یہاں آکر انہوں نے خوب تبلیغ کی لوگوں نے آپ کو قبول کیا اور آپ کے عقیدت مندوں کی کثرت پیدا ہوئی۔ کامیاب تبلیغ کے بعد آپ نے وفات پائی اور آپ کے شاگرد بعباد (تھوما حواری) نے حسب وصیت آپ کی قبر پر مقبرہ تعمیر کیا جو آج روضہ بل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آیئے اب قبر کے بارہ میں تاریخی حوالہ جات سنئے۔

ملا نادری کا بیان

ملا نادری مسلم مورخ ہیں۔ انہوں نے تاریخ کشمیر "سلطان زین العابدین عرف بڈشاہ کے عہد حکومت میں لکھی ہے یہ کتاب فارسی میں ہے۔ اور سلطان سکندر کے عہد حکومت (۱۳۷۸ء تا ۱۴۱۶ء) میں لکھنی شروع کی اور بڈشاہ کے عہد میں تکمیل پذیر ہوئی فارسی عبارت کا اردو ترجمہ یوں ہے۔

"اس کے بعد اس کا بیٹا راجہ اکھ تخت پر بیٹھا۔ اس نے ساٹھ سال حکومت کی۔ کہتے ہیں اس نے موضع کوٹھار میں اچھ بل کی بنیاد ڈالی۔ اس کے بعد اس کے بیٹے راجہ گوپانند نے عنان حکومت ہاتھ میں لی اور گوپادت کے نام سے ملک میں حکومت کرتا رہا۔ اس کے عہد میں کئی منادر تعمیر ہوئے اور کوہ سلیمان پر گنبد شکستہ ہوا تھا اس نے اس کی مرمت کے لئے اپنے ایک وزیر سلیمان کو متعین کیا جو فارس سے آیا ہوا تھا۔ ہندوؤں نے اعتراض کیا کہ وہ غیر مذہب سے ہے۔ اس وقت حضرت یوز آصف بیت المقدس سے وادی اقدس (کشمیر) کی جانب مرفوع ہوئے اور آپ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ شب و روز یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور تقویٰ اور پارسائی کے اعلیٰ درجہ کو پہنچ کر خود کو اہل کشمیر کی رسالت کے لیے مبعوث قرار دیا اور دعوت خلائق میں مشغول تھے۔ چونکہ خطہ کشمیر کے اکثر لوگ آنحضرت (یوز آصف) کے عقیدت مند تھے راجہ گوپادت نے ہندوؤں کا اعتراض آپ کے سامنے پیش کیا۔ اور آنحضرت کے حکم سے سلیمان نے جسے ہندوؤں نے سندیمان کا نام دیا گنبد مذکور کی تکمیل کی (سنہ ۵۴ تھا) اس نے گنبد کی سیڑھی پر لکھا کہ اس وقت یوز آصف نے دعویٰ پیغمبری کیا ہے اور دوسری سیڑھی کے پتھر پر لکھا ہے کہ آپ بنی اسرائیل کے پیغمبر یسوع ہیں (مصنف کہتا ہے) کہ میں نے ہندوؤں کی کتاب میں دیکھا ہے کہ آنحضرت (یوز آصف) بعینہٖ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اور آپ نے یوز آصف کا نام بھی اختیار کیا ہوا تھا (والعلم عند اللہ) آپ نے اپنی عمر اس جگہ بسر کی اور وفات کے بعد محلہ انزمرہ (سرینگر) میں دفن ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آنحضرت کے روضہ سے انوار نبوت جلوہ گر ہوتے ہیں راجہ گوپادت نے ساٹھ سال دو ماہ حکومت کرنے کے بعد انتقال کیا"!

(تاریخ کشمیر صفحہ ۶۹ ترجمہ از فارسی)

تاریخ کشمیر کے مندرجہ بیان سے واضح ہے کہ یوز آصف اور حضرت عیسیٰ ایک ہی وجود ہے۔ کوہ سلیمان جسے آج شنکر اچاریہ ہل کہا جاتا ہے یہ گنبد کی تعمیر حضرت عیسیٰ کے حکم سے سلیمان نے کی۔ جس جگہ اور پہاڑی پر یہ گنبد تعمیر کیا گیا وہ گپکار روڈ اور ڈل جھیل سرینگر کے درمیان واقع ہے

قبر کے بارہ دوسری شہادت

در جوار ایشان سنگ قبرے واقعہ شدہ در عوام مشہور است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ کہ در زمان سابقہ در کشمیر مبعوث شدہ بود این مکان بمقام پیغمبر معروف است در کتابے از تاریخ دیدہ شد کہ بعد قصہ دور و دراز حکایتے مے نویسد کہ یکے از سلاطین زادہ باراہ زہد و تقویٰ آمدہ ریاضت و عبادت بسیار کرد۔ برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمودہ بعد رحلت در محلہ انزمیرہ آسودہ۔ در کتابے نام آن پیغمبر را یوز آصف نوشتہ انزمیرہ خانیار متصل واقع است اکثر اعیان کاملان خصوصاً مرشد راقم وخدمت ملا عنایت اللہ شالی میفرمودند کہ ازیں مکان وقت زیارت فیوض و برکات نبوت ظاہر مے شود۔ والعلم عند اللہ

(تاریخ کشمیر صفحہ ۸۲ مصنفہ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری ۱۱۴۸ھ)

تاریخ حسن کی شہادت

"کہا جاتا ہے کہ یہاں ایک نبی مدفون ہیں جو قدیم وقتوں میں کشمیر کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوا تھا"!

(مسیح کشمیر میں مصنفہ خواجہ عبد العزیز سرینگر)

عیسیٰ ناتھ کا مقبرہ

ہندوؤں کا ایک فرقہ بندھیا پلی میں (اناتھ یوگی) کا ہے اُن کے پاس ایک کتاب "ناتھ ناموولی" ہے اس میں لکھا ہے کہ

"عیسیٰ ناتھ کو اپنے یہودیوں نے ہاتھوں اور پیروں میں کیل لگا کر سولی پر چڑھا کر مارنے کی کوشش کی اور مرا سمجھ کر قبر میں رکھ دیا۔ مگر عیسیٰ ناتھ نے آریہ دیش میں فرار اختیار کیا اور کوہ ہمالیہ کے دامن (کشمیر) میں خانقاہ (کلیسا) قائم کی اور خانیار سرینگر میں ان کی سمادھی

(ازالہ) ہے۔"
(بحوالہ ماہنامہ پیچتر الیوہ ۱۹۳۶ء بزبان پنجابی)

وجیز التاریخ کی شہادت

یہ تاریخ مفتی غلام نبی صاحب خانیاری نے ۱۸۵۵ء میں شائع کی ہے۔ اس میں بھی اس قبر کے بارہ یوں ذکر ہے:۔

"مقبرہ میر جعفر خانیار کہ بروضہ بل مشہور است واقع خانیار گویند در آنجا قبر یوز آسف پیغمبر است کہ یکے از سلاطین زادہ بود بجا آبرو بہ زہد و تقوی شتافت بر مردم کشمیر مبعوث شدہ بعد عبادت خلائق اشتغال نمود گویند در آں وقت ... گویا نشستہ فرود آمدند ایں شہر بودہ۔ و مدفن ... زیارت گاہ ... آمد"
(وجیز التاریخ ص ۲)

اسی طرح کی اور بہت ساری تاریخی شہادتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کشمیر آنے اور یہاں خانیار سرینگر میں ان کے مقبرہ کے بارہ میں موجود ہیں۔ کشمیر کی تواریخ (اردو) رسالوں) پر مشتمل ہے۔ یہ خطہ ارض بہت پہلے سے مرجع عالم بنا ہوا ہے کئی اتار چڑھاؤ کئی عظمتیں اسی سرزمین نے دیکھی ہیں۔ جن پر سے اب پردہ زمانے کے ساتھ ساتھ اٹھ رہا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو بھی اسی سرزمین نے پناہ دی وہ یہاں آئے۔ یہاں ان کے ماننے والے پیدا ہوئے یہاں ان کو دعا مہلت ملی اور اسی سرزمین میں وہ ابدی نیند سو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کلام وجیھا فی الدنیا والآخرۃ یعنی عیسیٰ ابن مریم دنیا اور آخرت میں وجاہت والا ہوگا۔ یہ مرتبہ آپ کو فلسطین میں قطعاً نہیں ملا بلکہ وہاں سے مجبوراً آپ کو ہجرت کرنا پڑی۔ یہ مقام صرف اور صرف اسی وادی کشمیر میں آپ کو ملا۔ ان سب حالات پر سے پردہ ہٹا دینا ہی تو اصل میں اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ جب امام مہدی اور مسیح موعود آئے گا تو کسر صلیب کرے گا۔ "یکسر الصلیب" میں یہی اشارہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"اس پیشگوئی (یکسر الصلیب) میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی۔ تب انجام ہوگا۔ اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو گی۔ لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی و استدلالی رنگ میں دنیا پر ظاہر ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ آسمان ان امور اور ان شہادتوں کو ظاہر نہ کرتا جب تک مسیح موعود دنیا میں نہ آتا اور ایسا ہی ہوا اور اب سے جو وہ موعود ظاہر ہوا۔ ہر ایک کی آنکھ کھلے گی اور غور کرنے والے غور کریں گے۔ کیونکہ خدا کا مسیح آ گیا۔"
(مسیح ہندوستان میں ص ۶۳ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ ختم شد

بقیہ صفحہ (۱۱)

• تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بارگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی۔

—— اور ——

• اس روحانی جلسہ میں اور بھی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ سفر خرچ کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسر آ جائے گا۔ گویا سفر مفت میسر ہو جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ)

وقف جدید کی اہمیت

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۵۸ء میں خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ایک عظیم الشان تحریک "وقف جدید" کے نام سے جاری فرمائی اس تحریک کا پس منظر یہ ہے کہ احمدیت میں نئے داخل ہونے والے افراد کی تعلیم و تربیت کی بنیادی غرض کو دیہاتوں میں آسانی سے پورا کیا جا سکے اور حضورؓ نے اس سلسلہ میں فرمایا:

"عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ ایسے لوگ اس سلسلہ میں شامل ہوں گے جنہوں نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی صحبت نہ پائی ہوگی اور ان کثرت سے ہوں گے کہاں کہ ایک آدمی تربیت نہیں کر سکے گا۔ اس لئے اس وقت جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے بہت سے مدرسوں کی ضرورت ہوگی"
(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء)

نیز فرمایا "ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف (وقف جدید کی طرح کے) جاری کرنے پڑیں گے .... میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے یہ جنت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے"
(الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۵۸ء)

چنانچہ حضورؓ نے جہاں اس تحریک میں اور بہت سارے پروگرام پیش فرمائے ان میں سے ایک اہم حصہ مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے۔ حضورؓ نے شروع میں وقف جدید کے چندہ کی شرح چھ روپیہ سالانہ رکھی اور بعد میں حضورؓ نے اس عظیم الشان مالی جہاد کے متعلق فرمایا:۔

"اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دگنا یعنی بارہ روپے سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو ۷۲ لاکھ روپے سالانہ آمد ہو جاتی ہے یعنی چھ لاکھ روپیہ ماہوار اور اس میں سے دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے ملک کی کوئی جگہ ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو" (خطبہ جمعہ ۲۴ر جنوری [illegible])

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تحریک "وقف جدید" کافی وسعت اختیار کر چکی ہے نہ صرف ہندوستان پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اس تحریک کا اجراء کیا جا چکا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جس نیت سے خدا تعالیٰ سے علم پا کر اس بابرکت تحریک کا اجراء فرمایا تو فدایان احمدیت نے بڑے اخلاص کا ثبوت دیا شروع میں اس کا بجٹ سالانہ بہت معمولی تھا مگر آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں اس کا بجٹ سالانہ کئی گنا ہو گیا ہے فالحمد للہ علی ذالک۔ ہندوستان میں معلمین وقف جدید کی تعداد سوا سو کے قریب ہو گئی ہے اور سالانہ بجٹ پانچ لاکھ روپے ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور خلافت میں وقف جدید کی خدمات میں مستقل اضافہ ہوا۔ اور حضورؒ نے چندہ وقف جدید بالغان۔ چندہ وقف جدید دفتر اطفال، قیام مرکز کے علاوہ غیر مسلموں میں تبلیغ۔ اشاعت لٹریچر، خدمت خلق وغیرہ خدمات میں اضافہ فرمایا۔ مستورات کو بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ حضورؒ نے فرمایا "اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس غرض سے متوجہ ہوں تو آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں گی وہ کم از کم ایک دھیلا ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سالانہ بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو"
(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا "اس چندہ کا ایک حصہ میں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا میں چاہتا ہوں کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر اپنے جیب خرچ میں سے تھوڑی بہت رقم بھی اس تحریک میں پیش نہ کرے"
(الفضل ۴ر جنوری [illegible])

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عالمگیر اور بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد شریف صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ کی دونوں آنکھوں میں موتیابند اترنے کی تکلیف تھی۔ بائیں آنکھ کا آپریشن مورخہ ۱۸/۱۱ کو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ دوسری آنکھ کا آپریشن چند ماہ بعد ہوگا۔ احباب کرام موصوف کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار
سید وسیم احمد عجب شیر خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

آندھرا پردیش میں تبلیغی سرگرمیاں

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش تحریر فرماتے ہیں :۔ نومبر کے اوائل میں خاکسار کے ہمراہ عزیزم راشد حسین احمد صاحب عزیز محمد انور احمد صاحب اور پالاکرتی سے مکرم محمد پاشاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب عاجز نے تبلیغی و تربیتی دورہ کیا کار کا انتظام مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب نے کیا متعدد مقامات پر سیرت النبیؐ کے جلسے کئے جس میں غیر از جماعت نے اور مخالف علماء نے بھی شرکت کی۔ ۲ دو ہزار افراد کو لٹریچر اور تبادلۂ خیال اور تقاریر کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا۔ پی۔ وی نرسمہا راؤ کی وزیر مملکت کے آبائی وطن ونگرا میں معززین کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور لٹریچر کی تقسیم کی گئی۔ بعض مقامات پر مخالفین کی ریشہ دوانیوں کا سدباب کیا گیا نیز نئے مقامات احمدیت کے لئے تلاش کئے گئے۔ اس دورہ میں خوشکن تعداد میں بیعتیں ہوئیں ایک ہندو دوست نے بھی احمدیت قبول کی اس ٹور میں ضلع کریم نگر ضلع ورنگل اور ضلع نظام آباد شامل تھے۔ جبکہ انہیں ایام میں مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب فاضل برق نائب انچارج علاقہ ورنگل نے ضلع کھمم کا دورہ کیا۔ علاقہ جنگاؤں کے متعدد گاؤں احمدیت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوئے بعض مکانات پر تمام مرد و زن کو اکٹھا کر کے مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی اور عجیب رنگ دیکھا کہ عورتیں اور نوجوان احمدیت کو قبول کرنے پر تیار ہونے کا اعلان کر رہے تھے اور زبان حال سے بعض پرانے خیالات کے لوگوں کو جو ورغلا رہے تھے مخالف ہوگئے۔

● ۔۔ آندھرا پردیش کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر آج کل علماء اسٹیجوں پر کر رہے ہیں مولانا پالن حقانی صاحب نے مکہ مسجد میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اس علاقہ میں کافی عروج پر سرگرمیاں کئے ہوئے ہیں۔ نیز مولانا پالن حقانی صاحب نے کاماریڈی میں جلسے میں کہا کہ تبلیغ کرنا قادیانیوں سے سیکھو۔

● ۔۔ سنگھ سبھا نے برلا مندر میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا جس کے پروگرام میں انہوں نے تین مقررین کے نام شائع کئے عابد علی خان صاحب ایڈیٹر سیاست بدھ ویر صاحب ایڈیٹر ملاپ اور حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد جو جماعت کی خاموش تبلیغ کا باعث ہوئی خاکسار دورہ پر ہونے کے باعث شرکت تو نہ کر سکا مکرم سیٹھ یوسف احمد صاحب الہ دین اور عزیز داؤد احمد صاحب الہ دین نے شرکت کر کے کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔

● ۔۔ ماہ نومبر میں ہی متعدد معززین کو کلمہ طیبہ کی خاطر ٹریکٹ دیا گیا اور بذریعہ پوسٹ بھی ارسال کیا گیا نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے چیلنج جو ساری دنیا کے علماء کو دیا گیا ہے حیدرآباد سے اُس کو شائع کیا گیا تعداد وسیع پیمانہ پر تقسیم عمل میں آئی۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا کرے آمین

اودے پور کٹیا میں تبلیغی جلسہ

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ شاہجہانپور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲/۱۱/۸۷ کو ایک وفد بشمول مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اودے پور کٹیا کے لئے روانہ ہوا۔ اودے پور کے اسکول میں ایک جلسہ تقسیم انعامات منعقد کیا گیا بعدہ مولانا شریف احمد صاحب امینی نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور بچوں کو پند و نصائح فرمائیں یہ جلسہ دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ بہترین نتائج کے لئے درخواست دعا ہے۔

چودوار میں تبلیغی جلسہ

مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چودوار تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۹/۱۱/۸۷ کو اڑیسہ کے ٹکسٹائیل مل کے لیبر کالونی میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جیرن کنکی صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی جس میں مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نے قرآن اور وید کے ذریعہ وحدانیت کو ثابت کیا اور مذہب اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی نوع انسان پر احسانات کے تعلق میں مفصل و مدلل رنگ میں روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کا موجود غیر مسلم و غیر احمدی احباب پر بہت اچھا اثر پڑا۔ بہترین نتائج کے لئے درخواست دعا ہے۔

بھبنیشور کے گوردوارہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ بھبنیشور تحریر فرماتے ہیں کہ اندھیری کے گوردوارہ میں "شری نانک سنگت سبھا" میں تقریر کرنے اور بک سٹال لگانے کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ وہاں پر خدام نے بک سٹال لگایا۔ اور اس کے بعد سیکرٹری صاحب نے خاکسار کو تقریر کا موقعہ دیا خاکسار نے بابا نانک کی سیرت پر روشنی ڈالی اور بابا نانک کی تعلیمات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو پیش کیا۔ جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ تمام خدام نے لٹریچر تقسیم کیا اور بھرپور تعاون دیا۔ بہترین نتائج کے لئے درخواست دعا ہے۔

سالانہ اجتماع حیدرآباد

مورخہ ۲۴ اکتوبر بروز ہفتہ بمقام جوبلی ہال ٹھیک گیارہ بجے زیر صدارت محترمہ اعظم البقیناء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش منعقد کیا گیا۔ اجتماع کی کارروائی کا آغاز عزیزہ امۃ القیوم کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد صدر صاحبہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور پھر مکرمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محمودہ رشید صاحبہ نے افتتاحی تقریر کی جس میں عہد نامے کے الفاظ اور اس کے تقاضوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مقابلہ جات شروع ہوئے۔ مقابلہ حسن قرأت میں حیدرآباد، سکندرآباد، چنتہ کنٹہ، جڑچرلہ کی ۱۲ بہنوں نے حصہ لیا۔ مقابلہ حفظ قرآن میں ۹ بہنوں نے حصہ لیا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر جمع کی گئی۔ اس کے بعد تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا جس کا انتظام بہنوں نے کیا تھا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی ٹھیک تین بجے جڑچرلہ کی صدر صاحبہ نے کی جس کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت محمودہ اکبر حسین صاحبہ نے ہوا۔ اس کے بعد لجنہ کی ممبرات نے خوش الحانی سے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد نظم خوانی کا مقابلہ شروع ہوا اس میں ۱۹ ممبرات نے حصہ لیا۔ اس کے بعد بیت بازی کا مقابلہ شروع ہوا اس میں دو ممبرات نے حصہ لیا۔ مقابلہ تقریر معیار اول اور معیار دوم ہوا۔ معیار اول دوم میں تقریباً ۱۵ لڑکیوں نے حصہ لیا تمام پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے بعدہ صدر لجنہ نے اختتامی خطاب کیا اس کے بعد دعا ہوئی اور خدا کے فضل سے بہت اچھے پیمانے پر ہمارا اجتماع اختتام پذیر ہوا الحمد للہ۔

اعلان

جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لانے والے احباب کرام سے گزارش ہے کہ جلسہ کے ایام میں دفتر بدر میں (جو کہ جلسہ گاہ سے ہی ملحق ہے) تشریف لاکر اپنے چندہ بدر کی حساب فہمی بھی فرمالیں۔ جزاکم اللہ

مینیجر ہفت روزہ "بدر"

مختلف جماعتوں میں جلسہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

گلبرگہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب استاد قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۶ ر نومبر کو بعد نماز مغرب جماعت گلبرگہ نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مقررین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب کے بعد یہ جلسہ برخواست ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کو بابرکت فرمائے آمین۔

موہنی بنی ماٹنر مکرم شرافت احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ موہنی بنی ماٹنر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ مورخہ ۸/۱۱/۸۷ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مظفر خان صاحب نے کی اور عزیزم رحمٰن خان صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم منصور خاں صاحب، مکرم شیخ بشارت صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم منور احمد صاحب مکرم مولوی غلام ہادی صاحب معلم وقف جدید اور صدر اجلاس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرم مسعود خان صاحب، مکرم شیخ دروفہ صاحب، مکرم شیخ اکبر صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

شاہجہانپور محترمہ ساجدہ رحمٰن صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور سے لکھتی ہیں کہ احمدیہ اینڈ کو میں لجنہ کی جانب سے ۱۳/۱۱/۸۷ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور منعقد ہوا۔ جس میں متعدد ممبرات اور ناصرات نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر مضامین پڑھے اور خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں جلسہ میں ۵۰ کے قریب غیر احمدی مستورات اور بعض غیر مسلم مستورات نے شرکت فرمائی بہت اثر لیا۔ دعا کے ساتھ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ بہتر نتائج کے لئے درخواست دعا ہے۔

سونگڑہ محترمہ امۃ النصیر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سونگڑہ تحریر فرماتی ہیں کہ خدا کے فضل سے ہمارا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۸/۱۱/۸۷ کو محترمہ صدر صاحبہ کے یہاں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نعت امۃ النصیر زاہدہ بیگم نے پڑھی۔ اور مضامین رحمت الشاہ بیگم و ریحانہ بیگم نے پڑھے۔ بعدہ متعدد ممبرات لجنہ اور ناصرات نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف عنوانات پر مضامین پڑھے اور حضور اقدس کی شان میں نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

علی گڑھ مکرم قریشی طارق محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۰/۱۱/۸۷ کو مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ نے زیر صدارت مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب فریدی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مقررین نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالی۔ بالآخر دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

رتنہ گیری مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید مبلغ رتنہ گیری تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۷/۱۱/۸۷ کو زیر صدارت مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس رتنہ گیری مضافہ نگری میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن و نظم کے بعد مقررین نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل روشنی ڈالیں۔ اور لٹریچر بھی تقسیم کئے گئے۔ بعد میں یہ جلسہ اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ بہترین نتائج کے لئے درخواست

بمبئی مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ بمبئی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۴/۱۱/۸۷ کو جماعت احمدیہ بمبئی میں زیر صدارت مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد مقررین نے سیرت طیبہ کے مختلف روشن پہلو پر مفصل رنگ میں روشنی ڈالیں۔ بعدہ دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

کیرنگ مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب مبلغ کیرنگ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۴/۱۱/۸۷ کو جماعت احمدیہ کیرنگ میں زیر صدارت مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مقررین نے سیرت طیبہ کے مختلف عناوین پر مفصل طور پر روشنی ڈالی۔ بالآخر یہ جلسہ دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ایٹکال پلی وارنگل مکرم مولوی نصیر احمد صاحب بھٹی تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایٹکال پلی وارنگل میں جلسہ سیرت ۴/۱۱/۸۷ کو منعقد کیا گیا۔ جس میں مقررین نے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مفصل مدلل روشنی ڈالی مخالف حالات کے باوجود کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ بعدہ دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

شاہجہانپور مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ شاہجہانپور تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ شاہ جہاں پور میں ۲/۱۱/۸۷ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد سلسلہ کے مقررین نے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مفصل و مدلل رنگ میں روشنی ڈالی۔ بعدہ دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اعلانات نکاح و تقاریب رخصتانہ

(۱)۔ مورخہ ۱۴ ر اکتوبر بروز چہار شنبہ آفیسرز میس حیدر آباد میں عزیزہ منصورہ شاہین بنت مکرم احمد عبد المجید صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزم یونس احمد صاحب ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب سے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ خطبہ نکاح کے موقعہ پر علاوہ افراد جماعت کے کثیر تعداد میں غیراز جماعت افراد نے شرکت کی اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی دوسرے روز امرا پیلس ہال میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا مکرم محمد یونس صاحب نے اس شادی کی خوشی میں شکرانہ فنڈ اور اعانت بدر میں ایک سو روپیہ ادا کرتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار۔ حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش)

(۲)۔ مورخہ ۸/۱۱/۸۷ کو جمشید پور میں مکرم مولوی سید غلام ہادی صاحب معلم وقف جدید موسیٰ بنی مائنز نے عزیزہ نگہت آرا صاحبہ بنت مکرم نسیم احمد صاحب ساکن حاہر نگر مانگو جمشید پور کا نکاح عزیز ممتاز احمد صاحب صدیقی ولد عزیزم نسیم احمد صاحب صدیقی صدر جماعت احمدیہ کانپور کے ساتھ سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز تقریب شادی و رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ اس خوشی کے موقعہ پر عزیزم عبد الستار مسلمہ نے اعانت بدر میں پندرہ روپے اور شکرانہ فنڈ میں پندرہ روپیہ ادا کئے۔

قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید شہامت علی ساجد معلم وقف جدید

مدرس تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان

ضروری اعلان بسلسلہ واپسی ریزرویشن

بر موقعہ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۸۷ء

امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۷ء میں شامل ہونے والے احباب کی واپسی میں سہولت کے لئے امرتسر ریلوے اسٹیشن سے ٹکٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جا رہا ہے لہٰذا اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرمادیں۔

(۱)۔ تاریخ واپس ریزرویشن (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانی مقصود ہے (۳) درجہ کلاس فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس (۴) ٹرین کا نام اور نمبر (۵) سفر کرنے والوں کی جنس اور عمر (۶) پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی بھی وضاحت کی جائے۔

ضروری نوٹ: ریلوے قوانین کے مطابق بڑے بڑے شہروں سے واپسی از امرتسر کی ریزرویشن وہاں سے ہو سکتی ہے البتہ امرتسر پہنچ کر اس ریزرویشن کو کنفرم کرانا ضروری ہے اور ٹکٹ پر ٹرین نمبر اور سیٹ نمبر نوٹ کر واکر مزید تسلی کر لی جائے اور اگر وہاں سے ایسی سہولت نہ مل سکتی ہو تو پھر مندرجہ بالا کوائف ارسال فرمائیں۔

دیگر معلومات و ہدایات:- امرتسر سے قادیان صرف ایک ٹرین آتی ہے جو امرتسر اسٹیشن سے ۱-۲۰ بجے کے قریب چلتی ہے اور ۳-۴۵ کے قریب قادیان پہنچ جاتی ہے اور ۴-۰۰ پر واپس روانہ ہو جاتی ہے۔ جو احباب اس ٹرین کو نہ لے سکیں گے ان کو امرتسر سے قادیان بذریعہ بس سفر کرنا ہوگا اس سلسلے میں مدد اور تعاون کے لئے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر خدام موجود ہوتے ہیں ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ ۲۔ پنجاب میں حالات نارمل ہونے کی وجہ سے دیگر صوبہ جات کے احمدی بھائی بلا خوف و خطر اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے سفر کر سکتے ہیں البتہ اس سفر میں خواتین کو برقعہ پہننے اور مردوں کو ٹوپی یا پگڑی پہننے کی تاکید کی جاتی ہے۔

۳۔ ماہ دسمبر میں چونکہ قادیان میں سردی ہو جاتی ہے لہٰذا احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر اپنے ہمراہ لائیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں تاکیدی ارشاد ہے جس کی تکمیل کی جانی بہت ضروری ہے۔ (۴)۔ ریزرویشن کے لئے خط بھجوانے کے ساتھ ہی مہربانی فرما کر واپسی کرایہ کی رقم بھی بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دی جائے۔

(۵)۔ مہربانی فرما کر احباب جماعت ان ہدایات کی پابندی فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شرکت کرنے کی کوشش فرمادیں۔

اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس بابرکت اجتماع کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا کرے آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

نوٹ:- چونکہ ریزرویشن کافی دن پہلے کرانی ہوتی ہے لہٰذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوا دی جائے تاکہ دفتر جلسہ سالانہ کو بروقت کاروائی کرنے میں سہولت رہے۔

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

عفو کا سلوک کرنا بہت ہی عظیم خوبی ہے۔

(طالب دعا)

AUTOWINGS,
آٹو ونگس
13 - SANTHOME HIGH ROAD :
MADRAS - 600004.
PHONES 753.. 74350

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:- ماڈرن شوکمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PHONE :- 275475
RESI :- 273903
CALCUTTA - 700073.

الخیر کلہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA
PHONE 279203.
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6, GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE FACTORY, ANDHERI (EAST)
BOMBAY - 400099
PHONES OFFICE:- 6348179 - RESI:- 623399 -

ھو الناصر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر:- 617096

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس ۔ سٹاکسٹ جیون ڈرلیبر ۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر ۔ 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"

(ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

NO.75, FARAH COMMERCIAL CUMPLEX,
J.C. ROAD, BANGALORE - 560002.
PHONE NO. 228565.

طالبِ دعا ۔ اقبال احمد جاوید مع برادران ۔ جے ۔ ایو روڈ لائنز اینڈ جے ۔ این انٹرپرائزز

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس	گلوبل الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)	اندسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

الیکٹر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ (کشتیٔ نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
6. ALBERT VICTOR ROAD FORT.
GRAM: MOOSA RAZA
PHONE: 605558
BANGALORE 560002

"ہندوستان میں ہمیں غلبۂ اسلام کی صدی ہے"

(بیشک) (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL; HYDERABAD - 500002.
PHONE NO 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"۔ (ملفوظات جلد ہفتم ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر ۔ ۲۹۱۶)

"جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا عنقریب وہ مرنے کے بعد شرمندہ ہوگا"

(ضرورۃ الامام ص)

NIR ®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!